عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد نمبر ۱۵ | ۲۳ تا ۲۹ شعبان ۱۴۱۷ھ بمطابق ۳ تا ۹ جنوری ۱۹۹۷ء | شمارہ نمبر ۳۲

ماہ رمضان مبارک کے مطالبات

ایک منہ زور بائیں

ڈاکٹر عبدالسلام کون تھا؟

جہاد کو حرام قرار دینے کی مرزائی سازش

قیمت: ۵ روپے

شورش کاشمیریؒ

دلیلِ ایمان

یہی عشق کامل یہی راز دیں ہے
محمدؐ نہیں ہیں تو کچھ بھی نہیں ہے

وہ خورشید تاباں وہ مہر مبیں ہے
ملائک کا محور، حرم کی زمیں ہے

وہ میر امم ؐ ہیں ازل سے ابد تک
وہ امی لقب خاتم المرسلینؐ ہے

جہاں انؐ کے نقش قدم پڑ چکے ہیں
وہ ارض مقدس بہشت بریں ہے

رسالتؐ کے فیضان سے اس نگر کا
ہر اک ذرہ خاک درثمیں ہے

مجھے بخشوائیں گے محشر میں آقا
گناہگار ہوں مجھ کو اس پہ یقیں ہے

اسی آستاں سے ارادت ہے مجھ کو
یہی در ہے جس پہ جبیں بھی جبیں ہے

لگائی ہے لو میں نے آل نبیؐ سے
مرے عشق کا ہر تصور حسیں ہے

کرم کیجئے اس پہ اے میر بطحا
کہ شورش بہت عاجز و کمتریں ہے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد ۱۵ شمارہ ۳۲

۲۳ تا ۲۹ شعبان ۱۴۱۷ھ
مطابق ۳ تا ۹ جنوری ۱۹۹۷ء

قیمت ۵ روپے

سرپرست: حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول: عبدالرحمٰن باوا

مجلس ادارت
○ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
○ مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر ○ مولانا نذیر احمد تونسوی
○ مولانا منظور احمد حسینی ○ مولانا محمد جمیل خان
○ مولانا سعید احمد جلالپوری

مدیر: مولانا اللہ وسایا

سرکولیشن منیجر: محمد انور

قانونی مشیر: حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل و تزئین: ارشد دوست محمد، محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

علماء کرام کی احتجاجی ریلی..... قادیانیوں کے ارتداد کی سزا	۳
رمضان المبارک کے مطالبات	۷
دارالعلوم دیوبند اور عقیدہ ختم نبوت	۱۰
جہاد کو حرام قرار دینے کی مرزائی سازش	۱۳
ڈاکٹر عبدالسلام کون تھا؟	۱۶
ایک منہ دو زبانیں	۱۸
سیرت صحابہ کا قرآنی معیار	۲۱
اخبار ختم نبوت	۲۳
تبصرہ کتب	۲۶

زر تعاون
سالانہ: ۲۵۰ روپے ششماہی: ۱۲۵ روپے سہ ماہی: ۷۵ روپے

بیرون ملک
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۸۰ امریکی ڈالر
یورپ، افریقہ ۷۰ امریکی ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ اور ایشیائی ممالک ۶۰ امریکی ڈالر

چیک ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت حبیب بینک پرانی نمائش نمبر ۹-۲۸۷ کراچی پاکستان ارسال کریں

LONDON OFFICE
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 0171-737-8199.

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون 7780337 فیکس 7780340

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ ملتان فون 514122-583486 فیکس 542277

ناشر: عبدالرحمٰن باوا طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: ...

بسم اللہ الرحمن الرحیم

علماء کرام کی احتجاجی ریلی...... قادیانیوں کے ارتداد کی سزا کا فیصلہ مفتیان کرام کے ذمہ

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی قادیانی وزیر کی برطرفی کے لئے مہم جاری ہے۔ ہفتہ ۱۴ دسمبر کی کامیاب ہڑتال کے بعد مجلس عمل کے رہنماؤں نے فیصلہ کیا کہ پیر ۲۳ دسمبر کو ریگل چوک سے وزیر اعلیٰ ہاؤس تک علماء کرام کی ریلی کا اہتمام کیا جائے اور یہ ریلی وزیر اعلیٰ ہاؤس میں احتجاجی یادداشت پیش کرے۔ اس فیصلے کی روشنی میں تیاری شروع کی گئی۔ انتظامیہ نے دو روز پہلے سے ہی علماء کرام کو ڈرانا' دھمکانا اور منت و خوشامد کا سلسلہ شروع کردیا۔ پہلے مرحلے پر ریلی منسوخ کرنے اور دوسرے مرحلے پر ریلی کو وزیر اعلیٰ ہاؤس نہ لے جانے پر اصرار شروع کیا۔ مجلس عمل کا موقف تھا کہ وزیر اعلیٰ ہاؤس کوئی ایسی مقدس جگہ نہیں ہے کہ وہاں جانے کی اجازت نہیں۔ ابھی ہائی کورٹ نے فیصلہ دیا ہے کہ پرامن ریلی کو کسی جگہ جانے سے روکنا جمہوری روایات کے خلاف ہے۔ ڈی سی صاحب تمام باتوں کے باوجود اس پر اصرار کرتے رہے۔ مجلس عمل کے وفد نے جو مولانا احمد میاں حمادی' مولانا عبدالحلیم صدیقی' مولانا نذیر احمد تونسوی پر مشتمل تھا' اس بات کی یقین دھانی کرائی کہ ہم تصادم نہیں کریں گے۔ کسی کی املاک کو نقصان نہیں پہنچائیں گے۔ آپ نے زبردستی روکا تو رک جائیں گے لیکن آپ سے اپنا حق ضرور مانگتے رہیں گے۔ وفد کو بتایا گیا کہ دفعہ ۱۴۴ نافذ ہے' لیکن ان تمام رکاوٹوں کے باوجود مجلس عمل نے احتجاجی ریلی نکالنے کا فیصلہ کیا۔ پورے کراچی کی انتظامیہ حرکت میں آگئی۔ مسجد باب الرحمت دفتر ختم نبوت جہاں سے صرف ۵ قائدین مولانا عزیز الرحمان جالندھری' مولانا احمد میاں حمادی' مولانا اللہ وسایا' مولانا نذیر احمد تونسوی اور محمد انور رانا کو جانا تھا' ایک ہزار کے قریب پولیس والوں نے گھیر لیا۔ پونے چار بجے دعا کے بعد یہ قائدین ایک ٹرک پر روانہ ہوئے تو کئی پولیس موبائل کے ہمراہ ہونے کی وجہ سے جلوس کی سی شکل پیدا ہوگئی تھی۔ ۴ بجے ریگل چوک پر جاں نثاران ختم نبوت جمع تھے۔ ایس ڈی ایم بمعہ ہزاروں نفری کے موجود تھے' ایس ڈی ایم بھی ایک نہیں' پورے ضلع کے ایس ڈی ایم جمع تھے۔ انہوں نے ایک کاغذ حوالے کیا کہ علاقے میں دفعہ ۱۴۴ نافذ ہے' آپ ریلی یا احتجاج نہیں کرسکتے۔ مجلس عمل کے ترجمان نے بتایا کہ چندرہ روز قبل یہاں پر احتجاجی مظاہرہ کیا گیا اس وقت آپ نے نہیں بتایا کہ دفعہ ۱۴۴ نافذ ہے۔ بہرحال ہم قانون کی خلاف ورزی نہیں کریں گے۔ ۴-۴ افراد کی قطار بنائیں گے۔ ایس ڈی ایم نے بتایا کہ آپ جمع ہوکر دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کرچکے ہیں۔ مجلس عمل کے ترجمان نے بتایا کہ نماز ادا کررہے ہیں اور اس پر کسی قسم کی پابندی نہیں۔ بہرحال صف بندی کرلی گئی۔ اتنے میں قائدین مولانا شاہ احمد نورانی' صوفی ایاز خان نیازی' قاری شیر افضل خان' مولانا محمد احمد مدنی' شاہ فرید الحق' مولانا محمد اسعد تھانوی' مولانا محمد یوسف سلفی' مولانا فیروز الدین رحمانی' محمد حسین محنتی' محمد صدیق راٹھور' مولانا محمد عثمان یار خان' جاوید یوسف قمر' مولانا احمد میاں حمادی' مولانا عبدالحلیم صدیقی' طارق محبوب' محمد اشرف قریشی' قاری محمد امین' مولانا عقیل انجم' مولانا محمد احمد نورانی' مولانا نذیر احمد تونسوی' قاری محمد عثمان' مولانا اللہ وسایا' پیر مختار جان سرہندی اور دیگر علماء کرام تشریف لے آئے۔ نماز عصر ادا کی گئی۔ بعد ازاں مولانا شاہ احمد نورانی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج ہم نے دفعہ ۱۴۴ توڑی ہے کل اس سے بھی زیادہ قانون کی خلاف ورزی کریں گے یہ ملک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے لئے قائم ہوا تھا یہاں پر قادیانیوں کو مسلط ہونے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ وزیر اعلیٰ ہاؤس کوئی مقدس جگہ ہے کہ کوئی اس تک جا نہیں سکتا۔ ہم نے دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کی ہے ہم کو گرفتار کریں' بعد ازاں ریلی پرامن طور پر برنس روڈ کی طرف روانہ ہوئی راستے میں دونوں اطراف میں مسلمان ان علماء کرام کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے کھڑے تھے۔ برنس روڈ کے مسلمانوں نے محمد الطاف کی قیادت میں ریلی میں شرکت بھی کی اور علماء کرام پر پھول بھی نچھاور کئے۔ جنگ پریس سے ہوتی ہوئی جب ریلی شاہین کمپلیکس پہنچی تو تمام راستے پولیس نے ناکہ بندی کرکے روکے ہوئے تھے۔ علاقے کے تمام ایس ڈی ایم موجود تھے اور انہوں نے واضح طور پر کہہ دیا کہ آگے کسی صورت میں نہیں جانے دیں گے۔ مذاکرات شروع ہوئے اور مجلس عمل کے وفد نے کہا کہ چونکہ ہم وعدہ کرچکے ہیں کہ تصادم نہیں کریں گے اس لئے یہ ریلی پرامن طور پر ختم کررہے ہیں لیکن آئندہ احتجاج جاری رکھیں گے اور احتجاجا" ہم یہ یادداشت نہیں دیں گے۔ بعد ازاں ریلی سے اختتامی خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کہا کہ چونکہ حکومت مسلمانوں کے جائز مطالبات منظور نہیں کررہی اور قادیانی وزیر کو برطرف نہیں کررہی اس لئے مجلس عمل مفتیان کرام کا اجلاس بلاکر ان سے مسئلہ پوچھے گی کہ کیا حکومت اگر ارتداد کی سزا جاری نہ کرے تو مسلمان خود ہی یہ سزا جاری کرنے کا حق رکھتے ہیں اگر مفتیان کرام نے فتویٰ دے دیا تو ہم مسلمانوں سے اپیل کریں گے کہ وہ خود ہی قادیانی وزیر کو سزا دیں اور قادیانیوں کے سماجی بائیکاٹ کا فیصلہ کریں گے۔ متفقہ قرارداد منظور کی گئی کہ قادیانی وزیر کو برطرف کیا جائے۔

جناب نگراں وزیر اعلیٰ صاحب' صوبہ سندھ پاکستان

والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت میں شامل سیاسی اور مذہبی جماعتوں کے نمائندہ علماء کرام کی یہ احتجاجی پرامن ریلی جو ریگل چوک سے شروع ہو کر مختلف شاہراہوں پر احتجاجی گشت کرتی وزیر اعلیٰ ہاؤس کی طرف مندرجہ ذیل یادداشت پیش کرنے کے لئے جانا چاہتی تھی۔ راستہ میں کسی بھی جگہ ان علماء کرام یا ان کے کارکنوں نے کسی قسم کی غیر قانونی حرکت کا ارتکاب نہیں کیا۔ اس سے آپ کو اندازہ ہو گیا ہو گا کہ ان علماء کرام کے کوئی سیاسی مفادات یا سستی شہرت کا حصول نہیں۔ یہ تمام ایک اہم اور حساس دینی مسئلہ کی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں اور اس مسئلہ کو حل کرنا آپ کے اختیار اور بس میں ہے اور اس کو حل کرنے میں آپ کی حکومت پر کوئی زد بھی نہیں پڑے گی اور نقصان بھی نہیں ہو گا اور یہ وہ مسئلہ ہے جس کے لئے گزشتہ ڈیڑھ ماہ سے کراچی سمیت سندھ میں احتجاج ہو رہا ہے اور اب پنجاب اور دوسرے شہروں میں بھی یہ احتجاج پھیلتا جا رہا ہے۔ صدر پاکستان کو بھی اس سلسلے میں یادداشت پیش کی گئی ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس اہم مسئلہ کو حل کرنے کا سہرا آپ کے سر ہو۔ امید ہے کہ درج ذیل نکات کی روشنی میں آپ اس مسئلہ کو سنجیدگی سے حل کرنے کی کوشش کریں گے۔ اور وہ مسئلہ ہے نگراں کابینہ میں ایک قادیانی وزیر کی حیثیت سے تقرری کا۔ پاکستان مسلمانوں کا ملک ہے اور کلمہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بنیاد پر معرض وجود میں آیا اور اس کے لئے برصغیر کے مسلمانوں نے ساوں تحریک آزادی چلا کر بے شمار قربانیاں دیں۔ تحریک آزادی کو ناکام بنانے کے لئے انگریزوں نے مرزا غلام احمد نامی شخص کو کھڑا کیا جس نے نبوت کا دعویٰ کیا' مسلمانوں کو انگریزوں کی وفاداری کی تلقین اور مسلمانوں پر جہاد حرام قرار دیا' حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر تنقید کی اور اپنے اوپر ایمان لانا ضروری قرار دیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے کو نبی نہ ماننے والوں کو کافر' جنگل کے سور اور رنڈیوں کی اولاد قرار دیا۔ جس وقت سے مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا اس وقت سے علماء کرام اور مسلمان مطالبہ کرتے رہے کہ ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ ۹۰ سالہ طویل جدوجہد کے بعد ۱۹۷۴ء میں آئینی ترمیم کے ذریعہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا لیکن قادیانیوں نے اس آئینی ترمیم کو تسلیم کرنے سے انکار کیا اور اس کی کھلم کھلا خلاف ورزی کی۔ اس کے بعد ۱۹۸۴ء میں امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کیا گیا۔ قادیانیوں نے اس کو بھی ماننے سے انکار کر دیا۔ اس بنا پر مسلمانوں کا ہمیشہ سے مطالبہ رہا کہ قادیانی چونکہ آئین کو تسلیم نہیں کرتے' اپنے کو غیر مسلم اقلیت تسلیم نہیں کرتے' مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں' پاکستان اور اسلام کے مخالف ہیں' اس لئے ان کو کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے۔ بجائے اس کے کہ اس مطالبہ کو تسلیم کیا جاتا آپ کی نگراں کابینہ میں ایک قادیانی کو بحیثیت وزیر شامل کر دیا گیا اور آپ نے اس کو اقلیتی وزیر بھی نہیں بنایا بلکہ سینئر وزیر کا درجہ دیا گویا آپ کے بعد قائم مقام وزیر اعلیٰ وہ قادیانی ہی ہے۔

قادیانی وزیر کی اس تقرری پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی زید مجدہم (مؤلف تحفہ قادیانیت' آپ کے مسائل اور ان کا حل) نے ایک خط کے ذریعے آپ سے اپیل کی کہ آپ اس قادیانی وزیر کو برطرف کریں۔ آپ نے جواب دیا کہ اقلیت کے وزیر بننے پر آئین کے تحت کوئی پابندی نہیں۔ اس کا جواب دیا گیا کہ قادیانی اپنے آپ کو غیر مسلم اقلیت تسلیم کر لیں تو مسلمانوں کا اعتراض ختم ہو جائے گا۔ اس سلسلے میں آپ کے بعض بیانات بھی شائع ہوئے جس سے اندازہ ہوا کہ آپ مسئلہ کے حقائق اور مضمرات سے آگاہ نہیں اس لئے اس یادداشت کے ذریعے آپ کو تفصیل سے آگاہ کیا جاتا ہے کہ دیگر اقلیتوں کے وزیر بننے پر کیوں اعتراض نہیں اور قادیانی کے وزیر بننے پر کیوں اعتراض ہے۔

○ دیگر تمام اقلیتیں اپنے آپ کو غیر مسلم تصور کرتی ہیں' غیر مسلم کی حیثیت سے رہتی ہیں اور غیر مسلم کی حیثیت سے ان کا فہرستوں میں اندراج ہے۔ نیز وہ دیگر قوموں کو دھوکہ دینے کے لئے اپنے آپ کو مسلمان کہہ کر ان کو گمراہ نہیں کرتیں' وہ پاکستان کے آئین کی پابندی کا حلف اٹھاتی ہیں' وہ اقلیتی نشستوں کے انتخابات میں حصہ لیتی ہیں اور اقلیتی نشستوں پر منتخب ہو کر وزیر اور دیگر مناصب پر فائز ہوتی ہیں' ان کا اپنا ایک تشخص اور معاشرہ ہے' وہ آئین کا احترام کرتی ہیں اور اس میں دیئے گئے حقوق کے مطابق اپنے حقوق طلب کرتی ہیں' لیکن قادیانیوں کا معاملہ الگ ہے۔

☆ قادیانیت کا آغاز اسلام اور مسلمانوں کی دشمنی پر ہوا ہے۔

☆ قادیانیت کا وجود اسلام کو مٹانے کے لئے قائم کیا گیا۔

☆ قادیانیت کے بانی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے مقابلے میں اپنی نبوت کا فراڈ گھڑا۔

☆ قادیانیت کے بانی اور ان کے رہنما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کو تنقیص و توہین کا نشانہ بنایا ہے۔

☆ قادیانی اپنے جھوٹے نبی' اپنے جھوٹے نبی کے اہل و عیال اور خلفاء کے لئے وہ الفاظ استعمال کرتے ہیں جو مسلمان اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

☆ قادیانی مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی نہ ماننے والے ایک ارب بیس کروڑ مسلمانوں کو کافر قرار دیتے ہیں۔

☆ قادیانیوں نے جنگ آزادی میں مسلمانوں کی تحریک آزادی کے مقابلے میں انگریز حکومت سے وفاداری کا اعلان کیا۔

☆ قادیانیوں نے مسلمانوں میں جہاد کا جذبہ ختم کرنے کے لئے جہاد کو حرام قرار دیا۔

☆ کشمیر میں قادیانیوں نے مسلمانوں کی فہرست میں نام لکھوانے کے بجائے مردم شماری کی فہرست میں ایک اپنا نام درج کرایا تاکہ مسلمانوں کی تعداد کم ہو اور کشمیر کا الحاق پاکستان سے نہ ہو سکے۔

☆ قیام پاکستان کے بعد پاکستان کی تقسیم کو غلط قرار دیا اور کہا کہ یہ عارضی تقسیم ہے۔

☆ قادیانی قبرستان میں مردے امانتاً "دفن کرتے ہیں تاکہ اکھنڈ بھارت کی صورت میں مردوں کو قادیان بھارت منتقل کر سکیں۔

☆ قادیانیوں نے پاکستان بننے کے بعد سازش کے ذریعے بلوچستان اور پاکستان کو قادیانی اسٹیٹ بنانے کی جدوجہد کی۔

☆ انگریزوں کی سازش سے پاکستان کی وزارت خارجہ پر ظفر اللہ قادیانی کو فائز کیا گیا۔

☆ ظفر اللہ قادیانی نے قائد اعظم محمد علی جناح کی نماز جنازہ پڑھنے سے انکار کر دیا کہ میں کافر کا جنازہ نہیں پڑھ سکتا۔

☆ مسلمانوں نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے اور ظفر اللہ قادیانی کو برطرف کرانے کے لئے تحریک چلائی۔ کراچی میں ظفر اللہ کو جہانگیر پارک میں جلسہ کرنے نہیں دیا۔ لاہور میں جزوی مارشل لاء لگا' دس ہزار نوجوانوں نے جام شہادت نوش کیا' ایک لاکھ علماء' مشائخ اور رضاکاران ختم نبوت نے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ سر ظفر اللہ قادیانی کو تحریک کے نتیجے کے طور پر مستعفی ہونا پڑا۔ ۱۹۷۴ء میں ربوہ ریلوے اسٹیشن پر قادیانیوں نے طلباء پر حملہ کیا۔ پورا ملک سراپا احتجاج بن گیا۔ زبردست تحریک چلی اور ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔

☆ قادیانیوں نے اس آئینی ترمیم کو تسلیم نہیں کیا۔ ۱۹۸۴ء میں امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری ہوا۔ قادیانیوں نے اس کو بھی تسلیم نہیں کیا ہائی کورٹ' سپریم کورٹ میں چیلنج کیا دونوں عدالتوں نے تفصیلی فیصلہ دیا۔ قادیانیوں نے تسلیم نہیں کیا۔

☆ جنوبی افریقہ میں قادیانیوں نے عدالت میں مسجد کے لئے مقدمہ دائر کیا۔ جنوبی افریقہ کی عدالت نے فیصلہ کیا کہ قادیانی غیر مسلم اقلیت ہیں' قادیانیوں نے اس کو بھی تسلیم نہیں کیا۔

یہ قادیانیت کی مختصر سی جھلک ہے۔ تفصیلات میں قادیانیوں نے سینکڑوں کتابیں لکھی ہیں ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔

اس مختصر سی جھلک سے واضح ہوتا ہے کہ قادیانی مسلمانوں کے ازلی دشمن ہیں۔ وہ پاکستان کے دشمن ہیں' وہ پاکستان کے آئین کو تسلیم نہیں کرتے۔ انہوں نے پاکستان کے خلاف پوری دنیا میں پروپیگنڈہ کیا ہے' وہ اپنے مناصب کو اس کے خلاف استعمال کرتے ہیں۔ ان میں اور دیگر اقلیتوں میں وہی فرق ہے جو ایک وفادار اور غدار میں فرق ہوتا ہے۔ جس طرح ملک کا غدار کسی وزارت کے منصب پر فائز نہیں ہو سکتا اسی طرح قادیانی بھی وزارت کے منصب پر فائز نہیں ہو سکتے۔

محترم وزیر اعلیٰ صاحب : ۴۶ سال بعد ظفر اللہ کے بعد نگران وزارت میں کنور ادریس قادیانی وزیر بنا ہے وہ اعلانیہ اپنے کو قادیانی کہتا ہے اس کو قادیانی ہونے کی بنا پر چیف سیکریٹری کے عہدے سے برطرف کیا گیا۔ قادیانی ہونے کے باوجود اس نے مسلمانوں کی حیثیت سے حلف اٹھا کر جھوٹ اور بددیانتی کا ارتکاب کیا۔ وہ خاتم **النبیین** سے مراد مرزا غلام احمد قادیان لیتا ہے اس کے وزیر بننے سے پوری مسلمان امت مضطرب ہے اس کی برطرفی کے لئے آپ سے مطالبہ کیا گیا۔ گورنر سندھ سے مطالبہ ہوا' صدر پاکستان سے مطالبہ ہوا' اس کی برطرفی کے لئے سندھ کے تمام مسلمانوں نے متفقہ ہفتہ ۱۴ دسمبر کو تاریخی پرامن ہڑتال کی۔ اس کی برطرفی کے لئے آج احتجاجی ریلی منعقد کی گئی ہے۔ وہ آپ کو ہم سب کو کافر سمجھتا ہے۔ وہ آپ کی نماز جنازہ ادا نہیں کرے گا۔ اس کو اگر اس کا خلیفہ حکم دے دے کہ ممتاز بھٹو کو قتل کر دو تو وہ آپ کو قتل کر دے گا۔ وہ وزارت سے قادیانیت کو فروغ دے رہا ہے۔ ان تمام حالات کی وجہ سے ہم اس مطالبہ پر مجبور ہیں کہ قادیانی وزیر کنور ادریس کو فوری طور پر برطرف کر دیا جائے۔ امید ہے کہ آپ مسلمانوں کے دینی جذبات کا احترام کریں گے۔ ورنہ خواجہ ناظم الدین کی طرح آپ کا نام بھی ان بدنصیبوں میں ہو گا جو ایک اسلام دشمن اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن کے لئے مسلمانوں کے قتل عام سے بھی گریز نہیں کرتے۔ تاریخ آپ کا انتظار کر رہی ہے۔ نیک نامی یا بدنامی؟ فیصلہ آپ نے کرنا ہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت پر اپنی عزت قربان کر دیں۔ کنور ادریس کے بغیر آپ کی وزارت انشاء اللہ زیادہ مستحکم ہو گی۔

مجلس عمل میں شامل جماعتیں

جمعیت علماء اسلام (ف)' جمعیت علماء پاکستان' جمعیت علماء اسلام (س)' سپاہ صحابہ پاکستان' جمعیت علماء پاکستان (ن)' جماعت اسلامی' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' سواد

(باقی صفحہ ۱۷ پر)

رمضان المبارک کے مطالبات

مولانا محمد تقی عثمانی مدظلہ

انشاء اللہ چند روز کے بعد رمضان المبارک کا مہینہ شروع ہونے والا ہے' اور کون مسلمان ایسا ہوگا جو اس مہینے کی عظمت اور برکت سے واقف نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے یہ مہینہ اپنی عبادت کے لئے بنایا ہے۔ اور نہ معلوم کیا کیا رحمتیں اللہ تعالیٰ اس مہینے میں اپنے بندوں کی طرف مبذول فرماتے ہیں۔ ہم اور آپ ان رحمتوں کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔

اس مہینے کے اندر بعض اعمال ایسے ہیں۔ جس کو ہر مسلمان جانتا ہے۔ اور اس پر عمل بھی کرتا ہے مثلاً" اس ماہ میں روزے فرض ہیں۔ الحمدللہ۔ مسلمان کو روزہ رکھنے کی توفیق ہو جاتی ہے۔ اور تراویح کے بارے میں معلوم ہے کہ یہ سنت ہے اور مسلمانوں کو اس میں شرکت کی سعادت حاصل ہو جاتی ہے' لیکن اس وقت ایک اور پہلو کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ رمضان کی خصوصیت صرف یہ ہے کہ اس میں روزے رکھے جاتے ہیں۔ اور رات کے وقت تراویح پڑھی جاتی ہے۔ اور بس' اس کے علاوہ اور کوئی خصوصیت نہیں۔ اس میں تو کوئی شک نہیں ہے کہ یہ دونوں عبادتیں اس مہینے کی بڑی اہم عبادات میں سے ہیں۔ لیکن بات صرف یہاں تک ختم نہیں ہوتی' بلکہ در حقیقت رمضان المبارک ہم سے اس سے زیادہ کا مطالبہ کرتا ہے۔ اور قرآن کریم میں اللہ جل شانہ نے ارشاد فرمایا کہ:

وماخلقت الجن والانس الا لیعبدون○

(سورۃ الذاریات)

یعنی میں نے جنات اور انسانوں کو صرف ایک کام کے لئے پیدا کیا' وہ یہ کہ میری عبادت کریں' اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق کا بنیادی مقصد یہ بتایا کہ وہ اللہ کی عبادت کرے۔

کیا فرشتے کافی نہیں؟

یہاں بعض لوگوں کو خاص کر نئی روشنی کے لوگوں کو یہ شبہ ہوتا ہے کہ اگر انسان کی تخلیق کا مقصد صرف عبادت تھا' تو اس کام کے لئے انسان کو پیدا کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ یہ کام تو فرشتے پہلے سے بہت اچھی طرح انجام دے رہے تھے اور وہ اللہ کی عبادت تسبیح اور تقدیس میں لگے ہوئے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو تخلیق فرمانے کا ارادہ کیا اور فرشتوں کو بتایا کہ میں اس طرح کا ایک انسان پیدا کرنے والا ہوں تو فرشتوں نے بیساختہ یہ کہا کہ آپ ایک ایسے انسان کو پیدا کر رہے ہیں۔ جو زمین میں فساد مچائے گا۔ اور خون ریزی کرے گا' اور عبادت' تسبیح و تقدیس ہم انجام دے رہے ہیں ....اسی طرح آج بھی اعتراض کرنے والے یہ اعتراض کر رہے ہیں کہ اگر انسان کی تخلیق کا مقصد صرف عبادت ہوتا تو اس کے لئے انسان کو پیدا کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ یہ کام تو فرشتے پہلے ہی انجام دے رہے ہیں۔

فرشتوں کا کوئی کمال نہیں

بیشک اللہ تعالیٰ کے فرشتے اللہ تعالیٰ کی عبادت کر رہے تھے۔ لیکن ان کی عبادت بالکل مختلف نوعیت کی تھی۔ اور انسان کے سپرد جو عبادت کی گئی وہ بالکل مختلف نوعیت کی تھی۔ اس لئے کہ فرشتے جو عبادت کر رہے تھے۔ ان کے مزاج میں اس کے خلاف کرنے کا امکان ہی نہیں ہے۔ اگر وہ چاہیں کہ عبادت نہ کریں تو ان کے اندر عبادت چھوڑنے کی صلاحیت نہیں' اللہ تعالیٰ نے ان کے اندر سے گناہ کرنے کا امکان ہی ختم فرمادیا اور نہ انہیں بھوک لگتی ہے' نہ ان کو پیاس لگتی ہے' اور نہ ان کے اندر شہوانی تقاضا پیدا ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ ان کے دل میں گناہ کا وسوسہ بھی نہیں گزرتا' گناہ کی خواہش اور گناہ پر اقدام تو دور کی بات ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کی عبادت پر کوئی اجر و ثواب بھی نہیں رکھا۔ کیونکہ اگر فرشتے گناہ نہیں کر رہے ہیں تو اس میں ان کا کوئی کمال نہیں۔ اور جب کوئی کمال نہیں تو پھر جنت والا اجر و ثواب بھی مرتب نہیں ہوگا۔

نابینا کا بچنا کمال نہیں

مثلاً" ایک شخص بینائی سے محروم ہے جس کی وجہ سے ساری عمر اس نے نہ کبھی فلم دیکھی' نہ کبھی ٹی وی دیکھا۔ اور نہ کبھی غیر محرم پر نگاہ ڈالی۔ بتایئے کہ ان گناہوں کے نہ کرنے میں اس کا کیا کمال ظاہر ہوا؟ اس لئے کہ اس کے اندر ان گناہوں کے کرنے کی صلاحیت ہی نہیں۔ لیکن ایک دوسرا شخص جس کی بینائی بالکل ٹھیک ہے۔ جو چیز چاہے دیکھ سکتا ہے۔ لیکن دیکھنے کی صلاحیت موجود ہونے کے باوجود جب کسی غیر محرم کی طرف دیکھنے کا تقاضہ دل میں پیدا ہوتا ہے۔ وہ فوراً" صرف اللہ تعالیٰ کے خوف سے نگاہ نیچی کرلیتا ہے۔

اب بظاہر دونوں گناہوں سے بچ رہے ہیں۔ لیکن دونوں میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ پہلا شخص بھی گناہ سے بچ رہا ہے۔ اور دوسرا شخص بھی گناہ سے بچ رہا ہے۔ لیکن پہلے شخص کا گناہ سے بچنا کوئی کمال نہیں۔ اور دوسرے شخص کا گناہ سے بچنا کمال ہے۔

یہ عبادت فرشتوں کے بس کی نہیں ہے

لہٰذا اگر ملا کہ صبح سے شام تک کھانا نہ کھائیں تو یہ کوئی کمال نہیں۔ اس لئے کہ انہیں بھوک ہی نہیں لگتی۔ اور انہیں کھانے کی حاجت ہی نہیں۔ لہٰذا ان کے نہ کھانے پر کوئی اجر ثواب نہیں۔ لیکن انسان ان تمام حاجتوں کو لے کر پیدا ہوا ہے۔ لہٰذا کوئی انسان کتنے ہی بڑے سے بڑے مقام پر پہنچ جائے۔ حتیٰ کہ سب سے اعلیٰ مقام یعنی نبوت پر پہنچ جائے۔ تب بھی وہ کھانے سے مستغنی نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ کفار نے انبیاء پر بھی اعتراض کیا کہ:

ما لھذا الرسول یاکل الطعام و یمشی فی الاسواق (سورہ الفرقان)

یعنی یہ رسول کیسے ہیں جو کھانا بھی کھاتے ہیں اور بازاروں میں چلتے پھرتے ہیں۔ تو کھانے کا تقاضہ انبیاء کے ساتھ بھی لگا ہوا ہے اب اگر انسان کو بھوک لگ رہی ہے۔ لیکن اللہ کے حکم کی وجہ سے کھانا نہیں کھا رہا ہے۔ تو یہ کمال کی بات ہے' اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں ایک ایسی مخلوق پیدا کر رہا ہوں' جس کو بھوک بھی لگے گی' پیاس بھی لگے گی' اور اس کے اندر شہوانی تقاضے بھی پیدا ہوں گے' اور گناہ کرنے کے داعیے بھی ان کے اندر پیدا ہوں گے' لیکن جب گناہ کا داعیہ پیدا ہوگا' اس وقت وہ مجھے یاد کرلے گا۔ اس کی یہ عبادت اور گناہ سے بچنا ہمارے یہاں قدر و قیمت رکھتا ہے' اور جس کا اجر و ثواب اور بدلہ دینے کے لئے ہم نے ایسی جنت تیار کر رکھی ہے۔ جس کی صفت "**عرضھا السموت والارض**" ہے۔ اس لئے اس کے دل میں داعیہ اور تقاضہ ہو رہا ہے' اور خواہشات پیدا ہو رہی ہیں۔ اور گناہ کے محرکات سامنے آرہے ہیں۔ لیکن یہ انسان ہمارے خوف اور ہماری عظمت کے تصور سے اپنی آنکھ کو گناہ سے بچالیتا ہے' اپنے کان کو گناہ سے بچالیتا ہے' اپنی زبان کو گناہ سے بچالیتا ہے' اور گناہوں کی طرف اٹھتے ہوئے قدموں کو روک لیتا ہے' تاکہ میرا اللہ مجھ سے ناراض نہ ہوجائے۔ یہ عبادت فرشتوں کی بس میں نہیں تھی' اس عبادت کے لئے انسان کو پیدا کیا گیا۔

حضرت یوسف علیہ السلام کا کمال

حضرت یوسف علیہ السلام کو جو فتنہ زلیخا کے مقابلے میں پیش آیا' کون مسلمان ایسا ہے جو اس کو نہیں جانتا۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ زلیخا نے حضرت یوسف علیہ السلام کو گناہ کی دعوت دی۔ اس وقت زلیخا کے دل میں بھی گناہ کا خیال پیدا ہوا' اور حضرت یوسف علیہ اسلام کے دل میں بھی گناہ کا خیال آگیا۔ عام لوگ تو اس سے حضرت یوسف علیہ السلام پر اعتراض اور ان کی تنقیص بیان کرتے ہیں۔ حالانکہ قرآن کریم یہ بتلاتا ہے کہ گناہ کا خیال آجانے کے باوجود اللہ تعالیٰ کے خوف اور ان کی عظمت کے استحضار سے اس گناہ کے خیال پر عمل نہیں کیا۔ اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے آگے سر تسلیم ختم کرلیا۔ لیکن اگر گناہ کا خیال بھی دل میں نہ آتا۔ اور گناہ کرنے کی صلاحیت ہی نہ ہوتی۔ اور گناہ کا تقاضہ ہی پیدا نہ ہوتا' تو پھر ہزار مرتبہ زلیخا گناہ کی دعوت دے اس سے بچنے میں کمال کی تو کوئی بات نہیں تھی۔ کمال تو یہی تھا کہ گناہ کی دعوت دی جا رہی ہے' اور ماحول بھی موجود' حالات بھی سازگار' اور دل میں خیال بھی آرہا ہے' لیکن ان سب چیزوں کے باوجود اللہ کے حکم کے آگے سر تسلیم خم کر کے فرمایا کہ " **معاذاللّٰہ**"

(سورہ یوسف ۲۳)

" کہ میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں' یہ عبادت ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا فرمایا"

ہماری جانوں کا سودا ہو چکا ہے

جب انسان کا مقصد تخلیق عبادت ہے تو اس کا تقاضہ یہ تھا کہ جب انسان دنیا میں آئے تو صبح سے لے کر شام تک عبادت کے علاوہ کوئی اور کام نہ کرے' اور اس کو دوسرے کام کرنے کی اجازت نہ ہونی چاہئے۔ چنانچہ دوسری جگہ قرآن کریم نے فرمایا:

ان اللّٰہ اشتری من المؤمنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ (سورۃ التوبہ ۱۱۱)

یعنی اللہ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال خرید لئے۔ اور اس کا معاوضہ یہ مقرر فرمایا کہ آخرت میں ان کو جنت ملے گی۔ ہماری جانیں بک چکی ہیں۔ تو یہ جانیں جو ہم لئے بیٹھے ہیں وہ ہماری نہیں ہیں بلکہ بکا ہوا مال ہے۔ اس کی قیمت لگ چکی ہے۔ جب یہ جان اپنی نہیں ہے تو اس کا تقاضہ یہ تھا کہ اس کی جان اور جسم کو سوائے اللہ کی عبادت کے دوسرے کام میں نہ لگایا جائے۔ لہٰذا اگر ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ حکم دیا جاتا کہ تمہیں صبح سے شام تک دوسرے کام کرنے کی اجازت نہیں۔ بس صرف سجدے میں پڑے رہا کرو' اور اللہ اللہ کیا کرو' دوسرے کاموں کی اجازت نہیں' نہ کمانے کی اجازت ہے' نہ کھانے کی اجازت ہے' تو یہ حکم انصاف کے خلاف نہ ہوتا' اس لئے کہ پیدا ہی عبادت کے لئے کیا گیا ہے۔

ایسے خریدار پر قربان جایئے

لیکن قربان جایئے ایسے خریدار پر کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری جان و مال کو خرید بھی لیا' اور اس کی قیمت بھی پوری لگادی' یعنی جنت' پھر وہ جان و مال ہمیں واپس بھی لوٹا دیا کہ یہ جان و مال تم اپنے پاس رکھ لو۔ اور ہمیں اس بات کی اجازت دے دی کہ کھاؤ' پیو' کماؤ' اور دنیا کے کاروبار کرو۔ بس پانچ وقت کی نماز پڑھ لیا کرو' اور فلاں فلاں چیزوں سے پرہیز کرو۔ باقی جس طرح چاہو کرو' یہ اللہ تعالیٰ کی عظیم رحمت اور عنایت ہے۔

اس ماہ میں اصل مقصد کی طرف آجاؤ

لیکن جائزہ کرنے کا نتیجہ کیا ہوا۔ اللہ تعالیٰ بھی جانتے تھے کہ جب یہ انسان دنیا کے کاروبار اور کام دھندوں میں لگے گا تو رفتہ رفتہ اس کے دل پر غفلت کے پردے پڑ جایا کریں گے۔ اور دنیا کے کاروبار اور دھندوں میں کھو جائے گا۔ تو اس غفلت کو دور کرنے کے لئے وقتاً "فوقتاً" کچھ اوقات مقرر فرمادیئے ہیں۔ ان میں سے ایک رمضان المبارک کا مہینہ ہے۔ اس لئے کہ سال کے گیارہ مہینے تو آپ تجارت میں، زراعت میں، مزدوری میں اور دنیا کے کاروبار دھندوں میں، کھانے کمانے اور ہنسنے بولنے میں لگے رہے، اور اس کے نتیجے میں دلوں پر غفلت کا پردہ پڑنے لگتا ہے۔ اس لئے ایک مہینہ اللہ تعالیٰ نے اس کام کے لئے مقرر فرمادیا کہ اس مہینے میں تم اپنے اصل مقصد تخلیق یعنی عبادت کی طرف لوٹ کر آؤ۔ جس کے لئے تمہیں دنیا میں بھیجا گیا، اور جس کے لئے تمہیں پیدا کیا گیا، اس ماہ میں اللہ کی عبادت میں لگو، اور گیارہ مہینے تک تم سے جو گناہ سرزد ہوئے ہیں، ان کو بخشواؤ، اور دل کی صلاحیتوں پر جو میل آچکا ہے۔ اس کو دھلواؤ اور دل میں جو غفلت کے پردے پڑ چکے ہیں، ان کو اٹھواؤ۔ اس کام کے لئے ہم نے یہ مہینہ مقرر کیا ہے۔

رمضان کے معنی

لفظ "رمضان" میم کے سکون کے ساتھ ہم غلط استعمال کرتے ہیں۔ صحیح لفظ "رمضان" میم کے زبر کے ساتھ ہے، اور "رمضان" کے لوگوں نے بہت سے معنی بیان کئے ہیں۔ لیکن اصل عربی زبان میں "رمضان" کے معنی ہیں۔ "جھلسا دینے والا اور جلا دینے والا" اور اس ماہ کا یہ نام اس لئے رکھا گیا کہ سب سے پہلے جب اس ماہ کا نام رکھا جارہا تھا۔ اس سال یہ مہینہ شدید جھلسا دینے والی گرمی میں آیا تھا۔ اس لئے لوگوں نے اس کا نام "رمضان" رکھ دیا۔

اپنے گناہوں کو بخشوالو

لیکن علماء نے فرمایا کہ اس ماہ کو "رمضان" اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس مہینے میں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اپنے فضل و کرم سے بندوں کے گناہوں کو جھلسا دیتے ہیں، اور جلا دیتے ہیں۔ اس مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ مہینہ مقرر فرمایا۔ گیارہ مہینے دنیاوی کاروبار، دنیاوی دھندوں میں لگے رہنے کے نتیجے میں غفلتیں دل پر چھا گئیں، اور اس عرصہ میں جب گناہوں اور خطاؤں کا ارتکاب ہوا، ان کو اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو کر انہیں بخشوالو۔ اور غفلت کے پردوں کو دل سے اٹھادو، تاکہ زندگی کا ایک نیا دور شروع ہو جائے۔ اسی لئے قرآن کریم نے فرمایا:

یاایھاالذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون۝ (سورۃ البقرہ ۱۸۳)

یعنی یہ روزے تم پر اس لئے فرض کئے گئے ہیں، تاکہ تمہارے اندر تقویٰ پیدا ہو جائے۔ تو رمضان کے مہینے کا اصل مقصد یہ ہے کہ سال بھر کے گناہوں کو بخشوانا، اور غفلت کے حجاب دل سے اٹھانا، اور دلوں میں تقویٰ پیدا کرنا، جسے کسی مشین کو جب کچھ عرصہ استعمال کیا جائے تو اس کے بعد اس کی سروس کرانا پڑتی ہے۔ اس کی صفائی کرانی ہوتی ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے انسان کی سروس اور اوورہالنگ کے لئے یہ رمضان المبارک کا مہینہ مقرر فرمایا ہے۔ تاکہ اس مہینے میں اپنی صفائی کراؤ، اور اپنی زندگی کو ایک نئی شکل دو۔

اس ماہ کو فارغ کرلیں

لہٰذا صرف روزہ رکھنے اور تراویح پڑھنے کی حد تک بات ختم نہیں ہوتی، بلکہ اس مہینے کا تقاضہ یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو اس مہینے میں دوسرے کاموں سے فارغ کرلے۔ اس لئے کہ گیارہ مہینے تک زندگی کے دوسرے کام دھندوں میں لگے رہے۔ لیکن یہ مہینہ انسان کے لئے اس کی اصل مقصد تخلیق کی طرف لوٹنے کا مہینہ ہے۔ اس لئے اس مہینے کے تمام اوقات، ورنہ کم از کم اکثر اوقات یا جتنا زیادہ سے زیادہ ہو سکے۔ اللہ کی عبادت میں صرف کرے۔ اور اس کے لئے انسان کو پہلے سے تیار ہونا چاہئے، اور اس کا پہلے سے پروگرام بنانا چاہئے۔

استقبال رمضان کا صحیح طریقہ

آج کل عالم اسلام میں ایک بات چل پڑی ہے۔ جس کی ابتداء عرب ممالک خاص کر مصر اور شام سے ہوئی اور پھر دوسرے ملکوں میں بھی رائج ہو گئی۔ اور ہمارے یہاں بھی آگئی ہے، وہ یہ ہے کہ رمضان شروع ہونے سے پہلے کچھ محفلیں منعقد ہوتی ہیں جس کا نام "محفل استقبال رمضان" رکھا جاتا ہے۔ جس میں رمضان سے ایک دو دن پہلے ایک اجتماع منعقد کیا جاتا ہے اور اس میں قرآن کریم اور تقریر اور وعظ رکھا جاتا ہے۔ جس کا مقصد لوگوں کو یہ بتلانا ہوتا ہے کہ ہم رمضان المبارک کا استقبال کررہے ہیں اور اس کو "خوش آمدید" کہہ رہے ہیں ـــــ رمضان المبارک کے استقبال کا یہ جذبہ بہت اچھا ہے، لیکن یہی اچھا جذبہ جب آگے بڑھتا ہے تو کچھ عرصہ کے بعد بدعت کی شکل اختیار کرلیتا ہے، چنانچہ بعض جگہوں پر اس استقبال کی محفل نے بدعت کی شکل اختیار کرلی ـــــ لیکن رمضان المبارک کا اصل استقبال یہ ہے کہ رمضان آنے سے پہلے اپنے نظام الاوقات بدل کر ایسا بنانے کی کوشش کرو کہ اس میں زیادہ سے زیادہ وقت اللہ جل شانہ کی عبادت میں صرف ہو، رمضان کا مہینہ آنے سے پہلے یہ سوچو کہ یہ مہینہ آرہا ہے، کس طرح میں اپنی مصروفیات کم کرسکتا ہوں۔ اس مہینے میں اگر کوئی شخص اپنے آپ کو بالکل فارغ نہیں کرسکتا تو پھر یہ دیکھے کہ کون کون سے کام ایک ماہ کے لئے چھوڑ سکتا ہوں، ان کو چھوڑے، اور کن مصروفیات کو کم کرسکتا ہوں، ان کو کم کرے

دار العلوم دیوبند اور عقیدہ تحفظ ختم نبوت

مولانا محمد یوسف لدھیانوی (دامت برکاتہم)

گذشتہ سے پیوستہ

سیاسی نبوت

ختم نبوت کے صریح اعلان اور امت اسلامیہ کے متواتر اقدامات کے بعد یہ ممکن نہیں کہ کوئی شخص (جو دماغی طور پر معذور نہ ہو) سنجیدگی کے ساتھ دعویٰ نبوت بھی کر سکتا ہے' اس لئے اسود کذاب سے لے کر مرزا غلام احمد قادیانی تک مدعیان نبوت کی تاریخ کا بغور مطالعہ کرو تو ہر مدعی نبوت کے دعوی کا کوئی نہ کوئی سیاسی یا معاشی سراغ ضرور ملے گا۔ (الا یہ کہ کوئی شخص مراقی بخارات اور خشکی دماغ سے مجبور ہو کر یہ دعوی کرے تو بے چارہ معذور ہے) مرزا صاحب کی نبوت کے محرکات شاید پس منظر میں رہ جاتے لیکن بعض وجوہ و اسباب ایسے پیش آئے کہ مرزا صاحب کو (اشاروں کنایوں میں) ان محرکات کی نشاندہی کرنا پڑی' ان محرکات میں سب سے قوی محرک آسمان مغرب کی وحی تھی جس نے مرزا صاحب کو دعوی نبوت کے لئے آمادہ کیا تھا' اور یہی وحی "خفی" ان کے بہت سے ابتدائی معجزات کی تشکیل کرتی تھی۔ عیار انگریز نے قادیانی نبوت کا تخم سرزمین ہند (پنجاب) میں کیوں کاشت کیا؟ یہ سوال بڑی اہمیت رکھتا ہے' "مختصراً" اس کے مقاصد حسب ذیل تھے:

(الف) ۱۸۵۷ء کے بعد اگرچہ انگریز کا پنجہ استبداد ہندوستان پر پوری طرح گڑ چکا تھا' اور پنجران ہند کے لئے پھڑ پھڑانے کی گنجائش بھی باقی نہیں رہنے دی گئی تھی' لیکن انگریز اس خطرے سے بے نیاز نہیں تھا کہ یہ بے بال و پر اسیران قفس کسی موقعہ پر اپنی اسیری کے خلاف پھر بغاوت کر ڈالیں۔ ان کے "ذہنی مشغلہ" اور "روحانی توجہ" کے لئے ضروری تھا کہ نہ صرف مذاہب عالم کو (جن کا مرکز بدقسمتی سے اس وقت ہندوستان تھا) آپس میں ٹکرا دیا جائے بلکہ یہ بھی قرین آئین جہانداری تھا کہ ہر مذہب میں نئے نئے فرقے پیدا کئے جائیں اور پھر ہر فرقے میں نئی نئی قلمیں لگا لگا کر ہندوستان کو مذاہب و افکار کا نگار خانہ بنا دیا جائے۔ تاکہ آوازہ حریت بلند کرنے کی اول تو کسی کو فرصت ہی نہ ملے' اور اگر کسی گوشے سے ایسی آواز اٹھے بھی تو اس افتراقی غلغلہ کے شور میں دب کر رہ جائے' اور پرستاران مذاہب کی نظر میں وہ آواز صدائے بے ہنگام قرار دی جائے۔ "سفید آقا" کے عیارانہ فلسفہ نے اسے "آزادی مذاہب" کا تمغہ کہہ کر غلامان ہند کو عطا کیا تھا ....اس دور میں جو مذہبی کشتیاں لڑی گئیں ....یا صحیح لفظوں میں یوں کہئے کہ غلامان ہند کو اس پر مجبور کیا گیا ....اس کی مثال کسی قوم کے دور زوال میں ہی مل سکتی ہے' عروج اقبال کا دور ان سے مبرا ہوتا ہے۔ اس دور میں کون کون سے فرقے وجود میں آئے؟ اور انہوں نے کیا کردار ادا کیا؟ اور ان سے اسلام اور ملت اسلامیہ کو کیا کیا نقصان پہنچا؟ ان سوالات سے پردہ اٹھانا اگرچہ ایک تلخ فریضہ ہے لیکن ہم آنے والے مورخ کے قلم کو اس سے نہیں روک سکتے۔ یہاں صرف قادیانی نبوت کو لیجئے جو انگریز کے سایہ عاطفت میں پھل پھول رہی تھی' علمائے حق کی جتنی قوت اس ایک فتنہ کے استیصال میں خرچ ہوئی' اگر یہ انگریز کا خود کاشتہ پودا ہندوستان میں نہ ہوتا' غور کیجئے کہ ہندوستان کی تاریخ کا رخ کیا ہوتا اور ۱۸۵۷ء میں جو کچھ ہم سے مکمل غصب کر لیا گیا تھا اس کی بازیابی میں کتنی آسانی ہو جاتی؟

(ب) ایشیاء' افریقہ بالخصوص برصغیر پر انگریزی تسلط کا مقصد صرف جسموں پر حکمرانی اور یہاں کے مادی اقتصادی فوائد کا استحصال نہیں تھا' بلکہ وہ اس سے بڑھ کر عالم اسلام کو ذہنی ارتداد کے عمیق گڑھے میں دھکیلنا چاہتا تھا' اگرچہ لارڈ میکالے کی تعلیمی اسکیم (کہ ہندوستانیوں کو اس نہج پر تعلیم دی جائے کہ اگر وہ عیسائی نہ بنیں تو کم از کم مسلمان بھی نہ رہیں۔) اپنی جگہ کافی کامیاب تھی' بہت سے مسلم مفکرین اسلامی عقائد و اعمال میں تشکیک پیدا کرنے کے لئے نئے نئے فلسفے اور نظریئے پیش کر رہے تھے۔ اور ان کو غذا مہیا کرنے کے لئے مستشرقین مغرب کی ایک پوری فوج شب و روز محنت کر رہی تھی' لیکن یہ تمام تر کوششیں ایک محدود حلقے پر اثر انداز تھیں' عوام پر ان کا اثر واسطہ در واسطہ تھا' اور پھر جو لوگ ان نظریات کو پیش کر رہے تھے وہ کوئی زیادہ موثر نہ تھے۔

اسلام کی بنیاد کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے دو حرفی عہد پر رکھی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی مدعی الوہیت کا وجود ناقابل برداشت ہے۔ اسی طرح محمد رسول ﷺ کے بعد کسی مدعی نبوت کی بساط نبوت پر قدم رکھنے کی گستاخی بھی لائق تحمل نہیں۔ یہی عقیدہ ختم نبوت کا عقیدہ کہلاتا ہے جس پر صدر اول سے آج تک امت مسلمہ قائم رہی ہے۔

جو لوگ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے ایمان و اقرار سے سرشار ہو کر اسلامی برادری میں شامل ہوں' ان پر یہ فریضہ عائد کیا گیا کہ وہ باغیان رسول اللہ کے خلاف بھی سینہ سپر ہو جائیں اور جھوٹے مدعیان نبوت کے طلسم سامری کو بھی پاش پاش کر ڈالیں' اسی فریضہ کا نام "تحفظ ختم نبوت"

ہے اور تاریخ شہادت دے گی کہ امت مسلمہ نے کسی دور میں بھی اس فریضہ سے تغافل نہیں کیا۔

ختم نبوت کا سب سے پہلا باغی یمن میں عبہلہ نامی ایک شخص ہوا۔ جس کے سر میں دعوائے نبوت کا سودا سمایا اور اس نے چند دنوں میں یمن کے بیشتر علاقہ پر حکومت قائم کرلی۔ آنحضرت ﷺ نے اہل یمن کو اس سے قتال و جہاد کا تحریری حکم صادر فرمایا۔ بالآخر حضرت فیروز رضی اللہ عنہ کے خنجر نے اس کی جھوٹی نبوت کا آخری فیصلہ سنادیا' تاریخ کے ریکارڈ میں اس کا افسانہ "اسود کذاب" کے نام سے محفوظ ہے۔

ختم نبوت کا دوسرا غدار مسیلمہ کذاب کے نام سے یاد کیا جاتا ہے' جس نے نبوت محمدیہ ﷺ میں شرکت کا دعویٰ کیا تھا' حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے "اللہ کی تلوار" (خالد بن ولید رضی اللہ عنہ) کو اس کی سرزنش کے لئے روانہ فرمایا' یہ کذاب اپنے بیس ہزار امیوں کو لے کر حدیقۃ الموت کے راستے سفر جہنم پر روانہ ہوا۔ (حدیقۃ الموت اس باغ کا نام ہے جہاں مسیلمہ کذاب قتل ہوا) صرف اس ایک معرکے میں مسلمانوں کو "تحفظ ختم نبوت" کے لئے اتنی بڑی قربانی دینا پڑی کہ گیارہ سو سے چودہ سو تک اشراف صحابہ شہید ہوئے۔ (عمدۃ القاری جلد ۱۸' ص ۲۸۱) ان میں سات سو سے زیادہ وہ اصحاب تھے جو قراء کہلاتے تھے' یعنی قرآن کریم کے حافظ' قاری اور متبحر عالم ــــــ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے عبداللہ' حضرت عمر کے برادر اکبر زید بن خطاب' خطیب الانصار ثابت بن قیس شماس مدرسہ نبوت کے سب سے بڑے قاری سالم مولیٰ ابی حذیفہ' ان کے مولیٰ و مربی حضرت ابو حذیفہ وغیرہم رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ آفتاب نبوت کے ان درخشندہ ستاروں کے نام سے حدیث و تاریخ کا کون سا طالب علم ناواقف ہے؟ ان میں سے ایک ایک کا وجود پوری امت پر بھاری تھا' یا صحیح لفظوں میں بجائے خود امت تھا' لیکن دیکھنے والوں نے دیکھا کہ مقتل یمامہ میں شمع نبوت کے ان پروانوں نے ختم نبوت پر کٹ مرنے کا کیا حسین مگر دلگداز منظر پیش کیا؟ گویا حافظ شیرازی نے انہی کی زبان سے کہا تھا۔

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدہ عالم دوام ما

ختم نبوت کا تیسرا باغی طلیحہ اسدی تھا جس کے مقابلہ کے لئے وہی اللہ کی تلوار چمکی' لیکن طلیحہ کو بہت سے حامیوں کو مروا کے جلد ہی راہ فرار اختیار کرنے میں عافیت محسوس ہوئی' ملک شام پہنچ کر اس نے سانس لی اور ہمیشہ کے لئے دعویٰ نبوت سے توبہ کی۔ کم از کم ان تین مدعیان نبوت کا انجام ہمارے سامنے ہے جنہوں نے دور نبوی میں نبوت کا دعویٰ کیا۔ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے سیف و سنان سے ان کی تواضع کی۔ گویا صدر اول ہی سے امت مسلمہ کے لئے یہ اصول طے کردیا گیا کہ مدعیان نبوت کا فیصلہ مباحثہ و مناظرہ کی بزم آرائیوں سے نہیں ہوتا بلکہ تلوار کی نوک اور نیزے کی انی اس کا فیصلہ چکاتی ہے۔

چودھویں صدی ہجری میں اسلام کو جن فتنوں کا سامنا کرنا پڑا ان میں سب سے بدتر اور منحوس فتنہ وہ تھا جسے دنیا "فتنہ قادیانیت" کے نام سے یاد کرتی ہے۔ اس فتنہ کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی (المتوفی ۱۳۲۶ھ) اور ان کے متعلقین میں سے کسی پر نیچریت کی اور کسی پر دہریت کی چھاپ تھی' مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت سے انگریز کو دو اہم ترین فائدے نظر آئے' اول یہ کہ یہ تحریک صرف خواص اور پڑھے لکھے روشن خیال افراد تک محدود نہیں رہے گی' بلکہ اس کا دائرہ کار عوام کی سطح تک پھیل جائے گا' دوم یہ کہ جو نظریات ملحدان یورپ اور ان کے شاگردان عزیز نیچریت یا دہریت کی تہمت کی بناء پر مسلمانوں سے قبول کرانے میں کامیاب نہیں ہوسکے وہی نظریات "وحی الہام" کی سند سے قادیانی نبوت پیش کرے گی' اور مسلمان اس کے سامنے سر تسلیم خم کردیں گے۔

مشرق و مغرب کے تمام ملاحدہ کے سارے افکار اور ان کی تمام جدوجہد کا خلاصہ اگر نکالا جائے تو یہ ہے کہ اسلام اپنی موجودہ شکل میں.........جو اس وقت مسلمانوں کے سامنے ہے (نعوذ باللہ) لائق اعتبار اور قابل اعتماد نہیں ــــ اور جن لوگوں نے قادیانی تحریک اور اس کے لٹریچر کا مطالعہ کیا ہے وہ جانتے ہیں کہ ٹھیک یہی خلاصہ قادیانی تحریک کے عقائد و افکار کا ہے' کسی قادیانی کے سامنے مرزا صاحب کے الہام کے خلاف کوئی آیت پڑھئے' کوئی حدیث پیش کیجئے' کسی صحابی کی سند لایئے' کسی امام و مجدد' کسی ولی و قطب کی تحریر پیش کیجئے' آپ کو اندازہ ہوجائے گا کہ اس کا ذہن ان میں سے کسی چیز پر بھی ایمان لانے یا اعتماد کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا..........ظاہر ہے کہ ذہنی ارتداد اور مزاجی تشکیک کی یہ کیفیت انگریز اگر صرف مستشرقین کے حملوں اور لارڈ میکالے کے نظریہ تعلیم کی یورش کے ذریعہ پیدا کرنا چاہتا تو اسے کامیابی نہ ہوتی........یہی فلسفہ ہے کہ بہت سے تعلیم یافتہ افراد جو دہریت اور نیچریت کا شکار تھے' انہیں اپنے افکار و نظریات کے لئے جب الہامی سند مہیا ہوئی تو فوراً" اس کی پناہ میں آگئے' حکیم نوردین' مولوی عبدالکریم سیالکوٹی' محمد احسن امروہوی اور مسٹر محمد علی لاہوری' یہ قادیانیت کا ہراول دستہ ہے' جو پہلے نیچری تھا پھر مرزائی ہوا۔

(ج) ہندوستان کے سیاسی حالات کے پس منظر میں انگریز کو جس چیز نے سب سے زیادہ بے چین کر رکھا تھا وہ اسلام کا مسئلہ جہاد تھا' جہاد کی تلوار انگریزی جارحیت کے سر پر ہر وقت لٹک رہی تھی' اور انگریز اس تلوار کو ہمیشہ کے لئے توڑ دینا چاہتا تھا' یورپ کے مستشرقین نے اسلامی جہاد کے مسئلہ کو نہایت گھناؤنی شکل میں پیش کرنے کے لئے اگرچہ بہت سے صفحات سیاہ کئے' جنہ

سرسید صاحب اور مولوی چراغ علی وغیرہ نے بھی اس کی تعبیرات اس انداز سے کیں کہ جہاد کا دبدبہ اور اس کی سنگینی کے ذہن سے ختم ہوجائے۔ لیکن انگریز بدستور خائف رہا' اور جہاد کے عملی تجربوں نے جو وقتاً "فوقتاً" مسلمانوں کی طرف سے دہرائے جاتے تھے' اسے بے چین کئے رکھا' تاآنکہ مرزا غلام احمد صاحب نے وحی آسمانی کے ذریعہ اس کے آئندہ منسوخ ہونے کا اعلان کردیا' ظاہر ہے مستشرقین کے طومار اور سرسید کے افکار کا وہ وزن نہیں تھا جو مرزا صاحب کے "الہام" کا ہوسکتا تھا۔ مرزا صاحب کی کتابوں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی زندگی کا سب سے بڑا مشن' ان کے وجود کا سب سے بڑا مقصد' ان کی نبوت و مسیحیت کا سب سے بڑا کارنامہ اور ان کے الہامی تیر کا سب سے اہم نشانہ یہی مسئلہ جہاد ہے۔ باقی سب تمہید ہے ....اور یہی انگریز کی اس دور میں سب سے بڑی ضرورت تھی۔

(د) انگریز کے پاس اپنے اقتدار کے تحفظ کے لئے سی آئی ڈی کا بہت مضبوط جال موجود تھا' اور پھر مخبری کے لئے "کالے قوانین" کی ایک فوج کی فوج بھی خفیہ خدمات پر مامور تھی۔ جن میں ہر طبقہ اور ہر سطح کے لوگ تھے' ان میں "امیر" بھی تھے اور "میر" بھی' "شریف" بھی تھے اور "شاہ" بھی' نواب بھی تھے اور خان بہادر بھی' مے نوش بھی تھے اور زاہد دیں فروش بھی' علماء بھی تھے اور مشائخ بھی' طالب علم بھی تھے اور مریدان صفاکیش بھی۔ الغرض غلامان ہند میں ہر سطح کے لوگ موجود تھے' جو "خدمات خاص" بجالاتے اور سفید آقا کے دربار میں خلعت و خطبات سے نوازے جاتے۔

اس نازک دور میں سرکار کو بروقت اطلاع دے دینا کہ فلاں فرد یا فلاں جماعت حضور گورنمنٹ کے خلاف باغیانہ "خیالات" رکھتی ہے' معمولی خدمت نہ تھی' داد و دہش کے دہانے کھل جاتے' انعام و اکرام کی بارش ہوتی' عزت و وجاہت کو چار چاند لگ جاتے' جائیداویں تقسیم کی جاتیں' ریشمی رومال پکڑ کر انگریز افسر کے حوالے کردینے پر "خان بہادر" کا لقب اور کئی مربے جائیداد مل جاتی........تاہم اب تک ایک "نبی" کی نشست خالی تھی' اس کے لئے جناب مرزا غلام احمد قادیانی (جو آقایان فرنگ کے پشتینی وفادار اور یار غار تھے) سے بہتر اور کس شخص کا انتخاب موزوں ہوسکتا تھا؟ مرزا صاحب ایک نبی کی حیثیت سے اپنی امت سمیت "مردان احرار" کی خفیہ رپورٹ کی خدمات انجام دینے کے لئے مامور ہوئے یا مرزا صاحب کی اصطلاح میں یوں کہئے کہ انہیں اس کار خیر کی "وحی" والہام ہوا۔ یہ کہانی خود مرزا صاحب کی زبان سے بھی معلوم ہوگی۔ وہ لکھتے ہیں:

"چونکہ قرین مصلحت ہے کہ سرکار انگریزی کی خیرخواہی کے لئے ایسے نافہم مسلمانوں کے نام بھی نقشہ جات میں درج کئے جائیں جو درپردہ اپنے دلوں (ظاہر ہے کہ دلوں کی بات تو مرزا صاحب کو وحی کے ذریعہ ہی معلوم ہوسکتی تھی) میں برٹش انڈیا کو دارالحرب قرار دیتے ہیں ــــــ لہٰذا یہ نقشہ اسی غرض کے لئے تجویز کیا گیا ہے' تاکہ اس میں ان ناحق شناس لوگوں کے نام محفوظ رہیں' جو ایسی باغیانہ سرشت کے آدمی ہیں' اگرچہ گورنمنٹ کی خوش قسمتی سے برٹش انڈیا میں مسلمانوں میں ایسے لوگ معلوم ہوسکتے ہیں جن کے نہایت مخفی ارادے گورنمنٹ (گورنمنٹ کی اس سے زیادہ خوش قسمتی اور کیا ہوسکتی ہے کہ ایک نبی جو جبرائیل سے پوچھ پوچھ کر لوگوں کے نہایت مخفی ارادوں کی گورنمنٹ کو اطلاع دینے کے لئے میسر ہو) کے خلاف ہیں' اس لئے ہم نے اپنی محسن گورنمنٹ کی پولیٹیکل خیرخواہی کی نیت سے اس مبارک تقریب پر یہ چاہا کہ جہاں تک ممکن ہو ان شریر لوگوں کے نام ضبط کئے جائیں جو اپنے عقیدے سے اپنی مفسدانہ حالتیں ثابت کرتے ہیں ــــــ لیکن ہم گورنمنٹ میں بادب اطلاع کرتے ہیں کہ ایسے نقشے ایک پولیٹیکل راز کی طرح اس وقت تک ہمارے پاس محفوظ رہیں گے جب تک گورنمنٹ ہم سے طلب کرے اور ہم امید رکھتے ہیں کہ ہماری گورنمنٹ بھی ان نقشوں کو ایک ملکی راز کی طرح (کیوں نہیں ایک نبی کی اطلاع اور وہ بھی لوگوں کے عقیدوں کے بارے میں گورنمنٹ کو اس سے بہتر خفیہ مواد اور کہاں سے مل سکتا تھا) اپنے کسی دفتر میں محفوظ رکھے گی ....ایسے لوگوں کے نام مع پتہ نشان کے یہ ہیں۔" (تبلیغ رسالت ج ۵ ص ۱۱)

چونکہ مرزا صاحب یہ کار خیر' بقول ان کے' نافہم' ناحق شناس' شریر اور منکر مسلمانوں کے خلاف اپنی محسن گورنمنٹ کی پولی ٹیکل خیرخواہی کی نیت سے انجام دیتے تھے' اس لئے اسے ان کی "سیاسی نبوت" کا سب سے اونچا فریضہ سمجھنا چاہئے۔ اور یہ مسلمان' جن کو مرزا صاحب نافہم وغیرہ خطابات سے نواز رہے ہیں' اور جن کی مخبری کو قرین مصلحت کہہ کر آقایان نعمت کا حق ادا کر رہے ہیں' یہ چور اور ڈاکو نہیں ہیں' ان کا بس ایک جرم ہے کہ ان کا دماغ فرنگی کافروں سے گلوخلاصی کی تدبیر کیوں سوچنے لگتا ہے اور ان کے دل آزادی وطن کے لئے کیوں بے تاب ہیں۔

باقی آئندہ

تعزیت و دعائے مغفرت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن اور صوبہ سندھ کے کنوینر حضرت علامہ احمد میاں حمادی کے والد محترم رحلت فرماگئے ہیں' مرحوم پابند صوم و صلوٰۃ اور نیک سیرت انسان تھے' اولیاء اللہ سے خصوصی نسبت رکھتے تھے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام عہدیداران' مبلغین' رفقاء اور ادارہ علامہ احمد میاں حمادی اور جملہ پسماندگان کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔

(ادارہ)

جہاد کو حرام قرار دینے کی مرزائی سازش

مولانا محمد اشرف کھوکھر

اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں جس طرح نماز' روزہ' حج' اور زکوۃ جیسے بنیادی فرائض کی ادائیگی کے لئے مسلمانوں کو واضح احکامات دیئے ہیں۔ اسی طرح' دین اسلام کی حفاظت اور اپنی جان' مال' عزت و آبرو کی حفاظت کے لئے جہاد کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔ دین اسلام چونکہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اس لئے وہ اپنے ماننے والوں کو حق دفاع سے محروم نہیں کر سکتا تھا۔ جہاد اسلام کا ایک قطعی اور مقدس فریضہ ہے۔ اسلام اور مسلمانوں کی بقا کا دارومدار اسی پر ہے' شریعت محمدیہ (ﷺ) نے اسے قیامت تک اسلام اور عالم اسلام کی حفاظت اور اعلائے کلمتہ اللہ کا ذریعہ بنایا ہے۔ رسول آخرین ﷺ کا اسوہ حسنہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اجمعین کا جذبہ جہاد' شہادت ہر دور میں تا قیامت مسلمانوں کے لئے مشعل راہ ہیں' قرآن مجید نے بے شمار آیات میں واضح الفاظ میں مسلمانوں پر یہ ضرورت واضح کردی اور بتایا کہ مسلمانوں کو قتال کے دفاعی حق سے غافل قطعاً" نہیں ہونا چاہئے۔ ارشاد باری تعالی ہے کہ :

"وقتلوھم حتی لاتکون فتنة ویکون الدین للّٰه○" (سورۃ انفال)

"اور اللہ کے دشمنوں کے ساتھ اس وقت تک لڑو کہ فتنہ (کفر' شرارت) باقی نہ رہے اور دین اللہ کا ہو جائے"۔

"جہاد" کی اہمیت اور اس کے اسرار و رموز کے بارے میں حکمائے امت اور مفسرین قرآن فرماتے ہیں' خلاصہ یہ ہے کہ : "بعض لوگ اس قدر باغی ہوتے ہیں کہ اللہ رب العزت ان کو اپنی نظر رحمت سے محروم کر دیتا ہے ان کا وجود معاشرے کے لئے اتنا نقصان دہ ہوتا ہے کہ ان کا مٹا دینا ان کے باقی رہنے کی نسبت بہتر ہوتا ہے چنانچہ کچھ اشخاص کے دلوں میں یہ ارادہ پیدا ہوتا ہے کہ ان سے جہاد کرکے ان کو صفحہ ہستی سے مٹا دیتے ہیں۔ یہ ارادہ ان کے دل و دماغ میں اپنے طور پر نہیں ہوتا بلکہ اللہ رب العزت کی طرف سے ملتا ہے اور ایسے اشخاص پر اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے۔ غرضیکہ "جہاد" کے جذبہ کو مٹا دینے والے اشخاص کو صفحہ ہستی سے مٹا دینا سب کے لئے مفید ہوتا ہے' جس طرح عضو فاسد جس میں زہریلا مادہ جمع ہو چکا ہوتا ہے آپریشن کرکے کاٹ دیا جاتا ہے جس سے تمام جسم کو فائدہ پہنچتا ہے' اس طرح بعض اوقات اللہ رب العزت کو منظور ہوتا ہے کہ کسی ظالم قوم یا ظالم حکومت کا استیصال فرمائیں جنہوں نے اپنی طغیانی و شیطانی سرگرمیوں سے ملک خدا میں فساد مچا رکھا ہوتا ہے' ایسے حالات میں اللہ رب العزت اپنے غیرت مند نیک بندوں کو باطل طاغوت سے جہاد کرنے کا حکم دیتے ہیں اور پاک طینت بندوں کے قلوب میں اعداء اسلام کے خلاف جہاد کا ولولہ پھونک دیا جاتا ہے تاکہ وہ بے جگری کے ساتھ لڑ کر اس قوم کو مٹا دیں۔

اس حقیقت کو ساری دنیا تسلیم کرتی ہے کہ قتال کے دفاعی حق (جہاد) کے بغیر نہ تو دنیا سے ظلم و تعدی کا استیصال ممکن ہے اور نہ کوئی قوم عزت و آزادی کی زندگی بسر کر سکتی ہے۔ اللہ رب العزت نے سورہ صف میں قتال (جہاد) کو ایسی تجارت بیان فرمایا ہے جو انسانوں کو عذاب الیم سے بچانے کی کفیل ہے اور جس کے معاوضہ میں مسلمانوں کو جنت کا وعدہ دیا گیا ہے۔

"یا ایھا الذین آمنوا ھل ادلکم علی تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم○" (الآیہ) اور صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اجمعین کے بارے میں ارشاد فرمایا : **"ان اللّٰہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفا کانھم بنیان مرصوص○"** (سورۃ صف)

ترجمہ : "البتہ اللہ ان لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو اس کی راہ میں صف بہ صف ہو کر اس طرح لڑتے ہیں گویا وہ سیسہ پگھلائی ہوئی دیوار ہیں"۔

جہاد کے بارے میں اللہ رب العزت کے چند واضح احکام جو قرآن مجید میں مذکور ہیں ملاحظہ فرمائیں

☆ **"وقاتلوھم فی سبیل اللّٰہ الذین یقاتلونکم ولاتعتدوا ان اللّٰہ لایحب المعتدین○"** (سورہ بقرہ)

ترجمہ : "اور اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے جنگ کرو جو تم سے جنگ کرتے ہیں لیکن (کسی پر) زیادتی نہ کرو کیونکہ اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا"۔

☆ **"کتب علیکم القتال وھو کرہ لکم عسی ان تکرھوا شیئا" وھو خیرلکم وعسی ان تحبو شیئا" وھو شرلکم واللّٰہ یعلم وانتم لاتعلمون○"**

(سورہ بقرہ رکوع ۲۶)

ترجمہ : "تم پر قتال فرض کیا گیا ہے اور وہ تم پر شاق گزرتا ہے' ہیں ممکن ہے کہ ایک بات تم کو بری لگے لیکن (در حقیقت) وہ تمہارے لئے اچھی

ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ تم کسی بات کو پسند کرو اور وہ تمہارے لئے بری ہو اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے"۔

☆ "واعدوالھم مااستطعتم من قوۃ ومن رباط الخیل ترھبون بہ عدواللہ وعدوکم واخرین من دونھم لاتعلمونھم اللہ یعلمھم" (سورۃ الانفال)

ترجمہ: "اور تم کافروں کے مقابلہ میں جہاں تک تم سے ہوسکے اپنا زور تیار رکھو اور گھوڑے باندھے رکھو اس سامان سے اللہ کے دشمن اور تمہارے دشمن اور ان کے سوا دوسروں پر تمہاری دھاک رہے گی جن کو تم نہیں جانتے اللہ جانتا ہے"۔

ان روز روشن سے بھی زیادہ روشن دلائل کے باوجود مرزا قادیانی نے انگریزی وفاشعاریوں کے نتیجے میں جہاد جیسے قطعی عقیدہ کو منسوخ قرار دیا۔

قارئین محترم! اب ہم مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی معنوی ذریت کی ناکام کوششوں کا جائزہ لیتے ہیں جن کے لئے انہوں نے شب و روز اکارت کئے ...... انگریزی نبوت کا ڈھونگ رچانے والے دہقان زادے نے توحید و رسالت کے بارے میں ہفوات بکے اور حج کو ساقط کرنے کے بعد جہاد کی تنسیخ کا اعلان کردیا اور اس پر اپنے خاص تاویلی انداز میں رسائل و اشتہارات لکھے جن کا خلاصہ انہی کے الفاظ میں درج ذیل ہے:

⬅ "جہاد یعنی دینی لڑائیوں کی شدت کو خدا تعالیٰ آہستہ آہستہ کم کرتا گیا ہے ...... اور پھر مسیح موعود کے وقت قطعاً" جہاد کا حکم موقوف کردیا گیا"۔ (اربعین نمبر ۴ ص ۱۴ حاشیہ روحانی خزائن ص ۴۴۳)

⬅ "وہ گھنٹہ جو اس منارہ کے کسی حصہ دیوار میں نصب کرایا جائے گا اس کے نیچے یہ حقیقت مخفی ہے تاکہ لوگ اپنے وقت کو پہچان لیں یعنی سمجھ لیں کہ آسمان کے دروازے کھلنے کا وقت آگیا ...... اب سے زمینی جہاد بند ہوگیا ہے اور لڑائیوں کا خاتمہ ہوگیا ہے ...... سو آج سے دین کے لئے لڑنا حرام کیا گیا ہے"۔ (اشتہار چندہ منارۃ المسیح)

☐ مرزا نے درخواست جو حاکم پنجاب کو لکھی تھی اس میں لکھتا ہے کہ ⬅ "میں یقین رکھتا ہوں کہ جیسے جیسے میرے مرید بڑھیں گے ویسے ویسے مسئلہ جہاد کے معتقد کم ہوتے جائیں گے کیونکہ مجھے مسیح اور مہدی مان لینا ہی مسئلہ جہاد کا انکار کرنا ہے"۔ (تبلیغ رسالت ج ۷، ص ۱۷، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۱۹)

☐ چونکہ مرزا قادیانی کے دعوائے نبوت کا مقصد ہی مسلمانوں میں جذبہ جہاد کو مفقود کرنا اور بے غیرتی کا زہر ہلاہل پلانا تھا اس لئے اس نے تمام دعووں میں تو دو زبانیں استعمال کی ہیں لیکن منسوخی جہاد میں دو رائے نہیں دیں، حقیقت یہ ہے کہ اس نے اپنی پوری زندگی منسوخی جہاد میں اکارت کی ہے۔ چنانچہ خود لکھتا ہے کہ:

⬅ "میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید و حمایت میں گزرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارہ میں اس قدر کتابیں لکھی اور اشتہارات طبع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔ میں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب اور مصر اور شام اور کابل اور روم تک پہنچایا ہے، میری ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے سچے خیر خواہ ہوجائیں، مہدی خونی اور مسیح خونی کی بے اصل روایتیں اور جہاد کے جوش دلانے والے خیالات جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں ان کے دلوں سے معدوم ہوجائیں"۔ (تریاق القلوب ص ۱۵ روحانی خزائن ج ۱۵، ص ۱۵۵)

⬅ "میں نے مناسب سمجھا کہ بلاد عرب یعنی حرمین اور شام اور مصر وغیرہ میں بھی بھیج دوں کیونکہ اس کتاب کے صفحہ ۱۵۲ میں جہاد کی مخالفت میں ایک مضمون لکھا گیا ہے اور میں نے بائیس برس سے اپنے ذمے یہ فرض کر رکھا ہے کہ ایسی کتابیں جن میں جہاد کی مخالفت ہو اسلامی ممالک میں ضرور بھیج دیا کرتا ہوں"۔ (تبلیغ رسالت جلد چہارم ص ۱۲۶)

⬅ "ہم نے کئی کتابیں مخالفت جہاد اور گورنمنٹ کی اطاعت میں لکھ کر شائع کیں اور کافر وغیرہ اپنے نام رکھوائے"۔ (تبلیغ رسالت جلد دہم ص ۲۸)

⬅ "ہر ایک شخص جو میری بیعت کرتا ہے اور مجھ کو مسیح موعود جانتا ہے اسی روز سے اس کو یہ عقیدہ رکھنا پڑتا ہے کہ اس زمانے میں جہاد قطعاً حرام ہے"۔ (ضمیمہ رسالہ جہاد ص ۷)

☐ مرزا قادیانی نے اپنے منظوم ہفوات میں لکھا ہے کہ

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آسمان سے نور خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد

(درثمین ص ۵۴، شائع شدہ رام گلی نمبر ۳، لاہور)

☐ گویا کہ اس انگریزی نبی نے اسلام کے ان ناموروں، جواں مردوں اور اسلام کے جانثار سپوتوں کو "خدا کا دشمن اور نبی کا منکر" اس لئے بتایا کہ ان کی مساعی مغربی استعمار کے پھیلنے کی راہ میں حائل ہوگئیں۔

☐ مرزا قادیانی نے اپنے آقا انگریز کی خوشنودی کے لئے جہاد جیسے اہم فریضہ کو ساقط کرکے مسلمانوں سے دفاعی حق چھیننے کی ناکام کوشش کی۔ جہاد کو حرام قرار دینا اور انگریز کی فرمانبرداری دراصل اس کے خاندان کی روایات میں شامل تھا، ذرا پس منظر کو دیکھئے!!

ایسٹ انڈیا کمپنی کے دور مجاہدین سید

احمد شہیدؒ کے جہاد میں مرزا اور اس کے پورے خاندان نے انگریز اور سکھوں کی حمایت کی جس کا مرزا قادیانی نے انگریزی حکام کے نام خطوط اور چٹھیوں میں بڑے فخر سے اعتراف کیا ہے۔ اس کا خاندان مسلمان کے خلاف لڑنے والے سکھوں کی ہمیشہ حمایت کرتا رہا ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں پچاس سوار سرکار انگریز کی امداد کے لئے فراہم کئے۔ مرزا نے ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں جہاد آزادی کے غیور اور جانثار مجاہدین کو جہلا اور بدچلن کہا۔ (براہین احمدیہ صفحہ الف اشتہار اسلامی انجمنوں سے التماس)

مسلمانوں کے لئے یہ وہ پر آشوب دور تھا جب ہندوستان میں مسلمانوں کی مظلومیت پر ذرہ ذرہ اشکبار تھا۔ اسلامیان ہند کی عظمتیں لٹ رہی تھیں۔ ہزار سالہ عظمت رفتہ پاش پاش ہو رہی تھی۔ علماء اور شرفاء ہند کو سور کے چمڑوں میں سی کر اور زندہ جلا کر دہلی کے چوکوں میں پھانسی پر لٹکایا جارہا تھا اور انگریزوں کا شقی القلب نمائندہ جنرل نکلسن ایڈورڈ سے اپنے آئینی اختیارات مانگ رہا تھا کہ مجاہدین آزادی کے زندہ حالت میں چمڑے ادھیڑے جاسکیں اور انہیں زندہ جلایا جاسکے لیکن وہ شقی اور ظالم مرزا غلام احمد اور اس کے خاندان کو ہندوستان میں اپنے مفادات کا نگران اور وفادار ٹھہرا رہا تھا۔ جنرل نکلسن نے مرزا غلام احمد قادیانی کو سند دی جس میں لکھا کہ "۱۸۵۷ء میں قادیان ضلع گورداسپور کے تمام خاندانوں سے زیادہ نمک حلال رہا"۔ (سیرت مسیح موعود ص ۲۶ از مرزا بشیر الدین محمود طبع قادیان)

★ یہ انتہائی تعجب کی بات ہے کہ ایک طرف تو قادیانیوں نے جہاد کو اتنی شد ومد سے منسوخ اور حرام قرار دیا مگر دوسری طرف انگریز فوج میں شامل ہو کر مسلمانوں کے ساتھ لڑنا نہ صرف ان کے لئے جائز بلکہ ضروری تھا (اب بھی ہے) گویا مرزا قادیانی اور اس کی معنوی ذریت کے سارے جتن صرف مسلمانوں کی رگوں سے دینی غیرت و حمیت اور جہاد کو ختم کرنے کے لئے تھے کہ وہ نہ تو اپنی عزت و ناموس کے لئے اور نہ ملت کی بقاء کے لئے لڑیں، نہ اپنے دین، اسلامی شعائر، معابد اور مساجد کے لئے علم جہاد بلند کریں لیکن انگریزی اقتدار کے لئے بلاد اسلامیہ پر بمباری مرزائیت کا مقدس فریضہ تھا۔

ثابت ہوا کہ اسلام کے نظریہ جہاد کو منسوخ قرار دینے اور سارے عالم اسلام کو بے غیرتی کا زہر ہلاہل قند کی صورت میں کھلانے کی کوشش کرنے کے بعد مرزا اور مرزائی امت کا اپنے لئے اور سامراجی مقاصد کے لئے حرمت جہاد (جہاد کو حرام قرار دینے) کی ساری سازشیں صرف اور صرف رسول آخرین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبردار امت کو بے غیرت اور انگریز کا غلام بنانے کے لئے تھیں۔

مرزا لکھتا ہے "میرے بڑے اصول پانچ ہیں جن میں دو حرمت جہاد اور اطاعت برطانیہ ہیں"۔ (مجموعہ اشتہارات ص ۱۹ ج ۳)

رسول آخرین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ۲۳ سالہ دور نبوت میں بلکہ یوں کہئے ۱۳ سالہ دور مدینہ میں ۲۷ مرتبہ میدان جہاد میں نکلے ہیں ۲۷ سرایا بھیجے ہیں۔ یہ سب تعلیم امت ہے کہ جہاد قیام قیامت تک جاری رہے گا ورنہ (ان بطش ربک لشدید) "خدائے قدیر کی گرفت بڑی سخت ہے"۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

"بل زین للذین کفروا مکرھم وصدوا عن السبیل ومن یضلل اللّٰہ فمالہ من ھاد○ لھم عذاب فی الحیوۃ الدنیا ولعذاب الاخرۃ اشق وما لھم من اللّٰہ من واق○" (الرعد رکوع ۳)

ترجمہ: "اور یہ کہ ان منکروں کو اپنا مکر اچھا معلوم ہوتا ہے اور وہ سیدھی راہ سے بھٹک چکے ہیں اور جس کو اللہ گمراہ کرے اس کے کوئی ہادی نہیں ایسے لوگوں کے لئے دنیوی زندگی میں بھی عذاب ہے اور آخرت کا عذاب تو بہت سخت ہے اور اللہ کے عذاب سے انہیں بچانے والا کوئی نہیں"۔

منکر ختم نبوت ہو رہا ہے قادیاں
آگیا وقت جہاد ایماں کا خنجر نکال
کہہ دو مرزا سے کہ خاک کعبہ اڑ سکتی نہیں
اپنے دل سے یہ تمنائے جنوں پرور نکال
(ظفر الملت)

بقیہ: اخبار ختم نبوت

کوئٹہ (نمائندہ خصوصی) قادیانی ملک پاکستان کے کبھی محب نہیں رہے ان کو جب بھی موقع ملا انہوں نے ملک پاکستان کو نقصان پہنچایا ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے رہنماؤں میں مولانا محمد منیر الدین، مولانا عبدالواحد، مولانا انوار الحق حقانی، قاری عبدالرحیم رحیمی، قاری مہراللہ، مولانا عبداللہ منیر، مولانا عبدالعزیز لاشاری، حافظ محمد انور مندوخیل مرکزی مبلغ مولانا محمد علی صدیقی نے ایک مشترکہ بیان میں کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں نے صدر پاکستان سے مطالبہ کیا کہ قادیانی وزیر کنور ادریس کے ساتھ قادیانی نواز نگران وزیر اعلیٰ سندھ ممتاز بھٹو کو بھی برطرف کیا جائے قادیانیوں کی حمایت میں بیان دینے کے بعد وہ اس عہدہ کے قابل نہیں رہے اور سندھ کا نگران وزیر اعلیٰ کسی محب اسلام و محب وطن انسان کو بنایا جائے اس لئے کہ ملک پاکستان اسلام کے نام پر بنا ہے اس میں اسلام کا بول بالا ہونا چاہئے مجلس کے رہنماؤں نے صدر پاکستان سے مطالبہ کیا کہ قادیانی وزیر کنور ادریس کو فوری طور پر برطرف کیا جائے۔

ڈاکٹر عبدالسلام کون تھا؟

ابو طلحہ محمد راشد مدنی' حمادی

روزنامہ خبریں ۲۹ نومبر ۱۹۹۶ء بجمعۃ المبارک کی اشاعت کے ادارتی صفحہ پر "کڑوا سچ" کے عنوان سے افضل توصیف صاحبہ کا ایک کالم پڑھا' جس کا موضوع ڈاکٹر عبدالسلام تھا اور اس کالم کی پہلی سطر میں سوال تھا کہ ڈاکٹر عبدالسلام کون ہے؟

آج اسی سوال کا جواب وضاحت کے ساتھ دینا چاہتا ہوں تاکہ ہمارے ناسمجھ مسلمانوں اور رواداری کی رٹ لگانے والوں کی سمجھ میں آسکے کہ ڈاکٹر عبدالسلام کون تھا؟ کیا وہ واقعی عظیم انسان تھا؟ اگر عظیم تھا تو مسلمانوں کو اس کی عظمت کی وجہ سے اس کا احترام کرنا چاہئے تھا؟ کیا ڈاکٹر عبدالسلام واقعی محب وطن تھا؟ یا غدار وطن تھا؟ کیا اس کو مسلمانوں سے ہمدردی تھی؟ کیا وہ مسلمان تھا یا کافر؟ یا کافر' مرتد زندیق۔ واجب القتل اور گستاخ رسول تھا؟

ڈاکٹر عبدالسلام مرزا غلام احمد قادیانی کا پیروکار تھا' یعنی اس کا تعلق فتنہ قادیانیت سے تھا۔ ہر قادیانی کی طرح وہ بھی مرزا غلام احمد قادیانی کو اللہ کا سچا رسول اور پیغمبر مانتا تھا اور اس کی ہر بات کو قرآن و حدیث کا درجہ دیتا تھا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے تمام دعوؤں پر ڈاکٹر عبدالسلام کا ایمان تھا' کیونکہ جب کوئی شخص قادیانیت قبول کرتا ہے تو اس سے ایک فارم پر کروایا جاتا ہے جس میں تحریر ہوتا ہے کہ میں حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی کے تمام دعوؤں پر ایمان لاتا ہوں۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی تحریروں میں جو دعاوی کئے ہیں اور جو کچھ لکھا ہے' یعنی مرزا قادیانی کی تمام تحریریں' ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی' مرزا طاہر احمد قادیانی سمیت ہر قادیانی کے ایمان اور عقیدے کا حصہ ہیں' بالکل اسی طرح جس طرح ہمارے پیغمبر کے ارشادات و احادیث و اعمال تمام مسلمانوں کے ایمان و عقیدے کا حصہ ہیں' کیونکہ جب آپ نے کسی کو اپنا نبی اور رسول مانا ہے تو اس کی ہر بات آپ کا عقیدہ اور ایمان ٹھہرے گا۔

اس تمہید کے بعد میں مرزا غلام احمد قادیانی کی چند تحریروں اور قادیانی مذہب کے متعلق کچھ باتیں عرض کروں گا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریریں شاید میں تحریر نہ کرتا' لیکن اسلام نے مجھے اس بات کی اجازت دی ہے کہ اگر کافر کے کفر سے مسلمانوں کو آگاہ و بیدار کرنا مقصود ہو تو ان کے کفریات نقل کئے جاسکتے ہیں۔ اسی بنیاد پر نقل کفر کفر نہ باشد کے تحت میں قادیانیت کے غلیظ چہرے سے اخلاق کی چادر اتارنا چاہتا ہوں اور میں اپنے مسلمان بھائیوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ کوئی قادیانی بھی اسلام اور پاکستان کا خیرخواہ نہیں ہوسکتا۔

○ ڈاکٹر عبدالسلام کے جھوٹے نبی مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام ص ۵۴۷-۵۴۸ مندرجہ روحانی خزائن ج ۵ ص ۵۴۷ پر اپنے مخالفین کے متعلق جو لکھا ہے وہ پڑھئے۔ لکھتا ہے "میری ان کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اور ان کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے مجھے قبول کرتا ہے اور میرے دعویٰ کی تصدیق کرتا ہے مگر رنڈیوں (بدکار عورتوں) کی اولاد جن کے دلوں پر مہر لگادی گئی ہے وہ مجھے نہیں مانتے"۔

○ ایک دوسری کتاب جس کا نام نجم الہدیٰ ہے اس کے ص ۱۰ پر لکھا ہے کہ "میرے (مرزا قادیانی) کے دشمن بیابانوں کے خنزیر ہوگئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئیں"۔

○ روزنامہ زمیندار لاہور ۸ فروری ۱۹۵۰ء ملاحظہ کریں' اخبار نے لکھا ہے کہ بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح کی وفات کے بعد سر ظفر اللہ خان قادیانی نے پاکستان کے وزیر خارجہ ہوتے ہوئے بابائے قوم کی نماز جنازہ میں شامل ہونے اور انہیں آخری خراج عقیدت پیش کرنے سے یہ کہہ کر انکار کردیا کہ اسے غیر مسلم ریاست کا مسلمان وزیر خارجہ یا مسلم ریاست کا غیر مسلم وزیر خارجہ سمجھ لیا جائے۔

○ قادیانی روزنامہ اخبار "البدر" قادیان کی ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء کی اشاعت میں مرزا قادیانی کے ایک مرید قاضی ظہور الدین اکمل کی ایک نظم شائع ہوئی تھی' جس کا ایک بند کچھ اس طرح ہے۔

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ اس کے مرید نے لکھے ہیں' تو جواب عرض ہے کہ یہ اشعار اکمل نے لکھ کر مرزا غلام احمد قادیانی کو سنائے تو مرزا صاحب نے اس پر مسرت کا اظہار کیا۔ ملاحظہ ہو روزنامہ الفضل قادیان ۲۲ اگست ۱۹۴۴ء

○ آگے چلئے۔ "مرزا قادیانی نے تحفہ گولڑویہ کے حاشیہ ص ۱۹۵ مندرجہ روحانی خزائن ج ۱۷ صفحہ ۲۹۳ میں لکھا ہے کہ "پیغمبر اسلام اشاعت دین کو مکمل نہیں کرسکے میں نے اس کی تکمیل کی ہے"۔ استغفراللہ

○ مزید آگے چلئے۔ "حضرت امام حسینؓ" کے متعلق اپنی کتاب نزول المسیح کے صفحہ ۹۹ پر تحریر

کرتا ہے "کربلائے است سیر ہر آنم' صد حسین است در گریبانم" یعنی کربلا تو میری روز کی سیرگاہ ہے حسینؓ جیسے سینکڑوں میرے گریبان میں ہیں"۔ نعوذباللہ

○ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب "ازالہ اوہام" لاہوری طبع صفحہ ۳۴۶ مندرجہ روحانی خزائن ج ۲۱ صفحہ ۴۷۲-۴۷۳ پر لکھا ہے کہ "رسول اکرم ﷺ بعض نازل شدہ پیغامات کو نہیں سمجھ سکے اور ان سے بہت سی غلطیاں سرزد ہوئیں"۔ (العیاذباللہ)

○ قادیانی اخبار الفضل ۲۲ فروری ۱۹۳۲ء میں لکھا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نصاریٰ کا تیار کردہ پنیر کھاتے تھے جس میں وہ سور کی چربی ملاتے تھے۔

○ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب تحفہ گولڑویہ کے صفحہ ۱۱۲ پر اپنے گندے قلم کے ساتھ آنحضرت ﷺ کے روضہ مبارک مطہرکی گستاخی کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "خدا تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو چھپانے کے لئے ایک ایسی ذلیل جگہ تجویز کی جو نہایت متعفن اور تنگ و تاریک اور حشرات الارض کی نجاست کی جگہ تھی"۔ (العیاذباللہ)

○ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۷۱ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۶ صفحہ ۲۵۸ میں لکھا ہے کہ جو میرے اور محمد ﷺ کے مابین تفریق کرتا ہے اس نے نہ مجھے دیکھا ہے نہ جانا ہے میرا وجود محمد رسول ﷺ کا وجود ہوگیا ہے۔ (العیاذباللہ)

ڈاکٹر عبدالسلام کی وکالت کرنے والے بے خبر یا بے حس مسلمانو! یہ ہیں ڈاکٹر عبدالسلام سمیت سب قادیانیوں کے عقائد لیکن افسوس ہے کہ ہمارے مسلمان پھر بھی ان کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملادیتے ہیں۔ ڈاکٹر عبدالسلام تو وہی ہے کہ ۱۹۷۴ء میں جب قادیانیوں کو غیر مسلم اور کافر قرار دیا گیا تو اس نے یہ کہہ کر خود ساختہ جلاوطنی اختیار کی کہ وہ اس لعنتی ملک میں نہیں رہ سکتا۔ مس افضل توصیف صاحبہ ! اگر کوئی محب وطن ملک کا نامور سائنس دان فزکس میں نوبل انعام یافتہ آپ کی عزت پر ہاتھ اٹھائے؟ تو کیا پھر بھی آپ اس کو معاف کردیں گی؟ کہ یہ تو بڑا سائنس دان ہے اس سے ملک کو فائدہ ہوگا اسی طرح اگر وہ آپ کی بہن یا بیٹی کے بارے میں غلط الفاظ استعمال کرے یا بے عزت کرنے کی کوشش کرے تو کیا پھر بھی آپ اسے معاف کردیں گی؟ ہرگز نہیں! اس وقت تو آپ بھی چیخیں گی' چلائیں گی' احتجاج کریں گی' کیونکہ آپ کی عزت کا مسئلہ ہے' افسوس آپ کی عزت مصطفیٰ ﷺ کی عزت سے بڑھ گئی۔ آپ جیسی کروڑوں اربوں عورتیں محمد عربی ﷺ کی جوتی مبارک پر قربان ہوجائیں تو انہیں عزت مل جائے آج مسلمانوں نے اپنی آنکھوں پہ پٹی باندھ لی ہے وہ قادیانی ڈاکٹر عبدالسلام کی تعریف کرتے ہیں۔ میرے نزدیک وہ صرف اور صرف جہنمی تھا اور جہنم میں چلا گیا' لیکن افسوس تو اپنے مسلمانوں کا ہے' میں ماتم تو اپنے مسلمانوں کی بے حسی اور پیغمبر اسلام سے بے وفائی و بے اعتنائی پر کررہا ہوں کہ قادیانی تو ہمارے پیغمبر کو اتنی گالیاں دیں' توہین کریں' لیکن ہم مسلمان ہیں کہ ہماری زبانیں گنگ ہوچکی ہیں' ہمارے علماء چپ' ہمارے صحافی چپ' سیاستدان تو ہیں ہی بے دین۔

بہرحال ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی (آنجہانی)' مرزا طاہر قادیانی سمیت تمام قادیانی رسول پاک ﷺ کے دشمن' گستاخ اور واجب القتل ہیں اور جو میں نے قادیانیوں کے عقائد ان کی کتابوں سے بیان کئے ہیں اگر وہ غلط ثابت ہوجائیں تو مجھے مینار پاکستان کے پاس کھڑا کرکے گولی ماردی جائے میرا خون معاف ہے لیکن اگر یہ سچ ہیں تو پھر تمام مسلمان طبقوں کے لئے سوچنے کا مقام ہے کہ کہیں کل قیامت کے دن حضور ﷺ کے سامنے رسوائی نہ ہوجائے اور ہمیں ختم نبوت کا کام نہ کرنے اور قادیانیوں کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملانے کی وجہ سے بے وفا کہہ کر حوض کوثر سے دور نہ کردیا جائے۔

بقیہ ، اداریہ

اعظم اہلسنّت' جمعیت غرباء اہل حدیث' جماعت اہلسنّت' مجلس تحفظ حقوق اہلسنّت' فاروق اعظم آرگنائزنگ کمیٹی' پاکستان شریعت کونسل' متحدہ سنی محاذ' متحدہ شریعت محاذ' منہاج القرآن' تحریک عوام اہلسنّت' سنی مجلس عمل' پاکستان سنی کونسل' بزم قاسم نانوتوی' مجلس حقوق اہل شیعہ' تحریک نفاذ فقہ جعفریہ' سپاہ صحابہ اسٹوڈنٹس' انجمن نوجوانان اسلام' اہل حدیث جانباز فورس' جمعیت طلباء اسلام' انجمن طلباء اسلام' اسلامی جمعیت طلباء' سواد اعظم اہلسنّت یوتھ فورس' شباب ملی۔ پاسبان' سنی تحریک' فضلاء جامعہ بنوری ٹاؤن' انٹرنیشنل سیرت فورم' جمعیت المشائخ' جمعیت علماء اہلسنّت' جمعیت اشاعت التوحید والسنہ' جمعیت برادران اہلسنّت' اہل حدیث یوتھ فورس' تنظیم اہلسنّت پاکستان' بزم امام ابو حنیفہ' "خلافت موومنٹ' مجلس عمل علمائے اہلسنّت' بزم فدایان ختم نبوت اور سنی علماء و مشائخ پاکستان لشکر ختم نبوت

ایک منہ دو زبانیں

محمد طاہر رزاق

بوڑھے آسمان کی تجربہ کار نگاہوں نے بہت سے جھوٹے منہ دیکھے ہوں گے جو جھوٹ سازی‘ جھوٹ بازی اور جھوٹ باری میں مہارت تامہ رکھتے تھے۔ لیکن آسمان کی نظروں نے مرزا قادیانی جیسے ماہر جھوٹ کا منہ کبھی نہیں دیکھا ہوگا۔ تخلیق آدم سے لے کر لمحہ موجودہ تک سارے انسانوں نے مشترکہ طور پر اتنے جھوٹ نہیں بولے جتنے مرزا قادیانی نے انفرادی طور پر بولے ہیں۔ کذاب اعظم مرزا قادیانی نے جھوٹ کے چوکے چھکے لگا کر جو سنچریاں بنائی ہیں ان سنچریوں کی تعداد کروڑوں میں ہے۔ مرزا قادیانی مرے ہوئے جھوٹ کو زندہ کرکے اس کا نیا جھوٹ بنا سکتا تھا اور وہ ایک جھوٹ سے مزید درجنوں جھوٹ پیدا کرلیتا تھا‘ گویا اس کا جھوٹ بچے بھی جنتا تھا۔ اس کا دماغ جھوٹ کا سمندر تھا جس میں جھوٹ کے سارے دریا آکر گرتے تھے۔ اس کا منہ جھوٹ کا ایٹمی پلانٹ تھا جس سے جھوٹ کے بم‘ میزائل اور راکٹ لانچر وغیرہم نکلتے تھے۔ جھوٹ کی کمیونیکیشن کے لئے اس کا شیطان سے ہر وقت پاک ٹیل پر رابطہ رہتا تھا۔ اس نے جھوٹ کا جو کوہ ہمالیہ تعمیر کیا اس کا بیان ہم کسی اور طویل نشست پر اٹھا رکھتے ہیں۔ اس نشست میں ہم اس کے جھوٹوں کی صرف ایک قسم ”تضاد بیانی“ کو بیان کرتے ہیں۔

قارئین محترم! آپ دیکھیں گے کہ مرزا قادیانی کے منہ میں ایک کی بجائے دو زبانیں ہیں۔ جو نائی کے استروں سے زیادہ تیز اور سکھوں کی کرپان سے زیادہ کاٹ دار ہیں۔ وہ ان زبانوں کو بڑی مہارت سے ہر وقت استعمال کرتا ہے اور بڑی ہنرمندی سے اپنی ایک زبان کو اپنی دوسری زبان سے کاٹتا ہے اور پھر دوسری کو پہلی سے انتہائی چابکدستی سے کاٹتا ہے۔ ایک زبان سے کسی بات کی تائید کرتا ہے اور پھر دوسری زبان سے تردید کردیتا ہے۔ ایک زبان سے ہاں اور دوسری سے نہیں کہہ دیتا ہے۔ ایک زبان سے کسی چیز کی تصدیق کرتا ہے اور دوسری زبان سے اس کی تکذیب کرتا ہے۔ ایک زبان سے کسی عقیدہ کو ٹھیک کہتا ہے اور دوسری زبان سے اسے مسترد کردیتا ہے۔ لہٰذا اب آپ کے سامنے مرزا قادیانی کی زبانوں کی قلابازیاں اور توسربازیاں پیش کی جاتی ہیں۔ برائے مہربانی منہ میں انگلی داب کر پڑھئے

(۱) زبان نمبر۱ : خدا وعدہ کرچکا ہے کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی رسول نہیں بھیجا جائے گا۔(ازالہ اوہام ص ۱۴۰ ج ۲‘ مصنفہ مرزا قادیانی)

زبان نمبر۲ : سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔(دافع البلاء ص ۱۱‘ مطبوعہ ۱۹۰۲ء‘ مصنفہ مرزا قادیانی)

عقبیٰ کی باز پرس سے جاتا رہا خیال
دنیا کی لذتوں میں طبیعت بہل گئی
(ناقل)

(۲) زبان نمبر۱ : بعض احادیث میں عیسیٰ ابن مریم کے نزول کا لفظ پایا جاتا ہے لیکن کسی حدیث میں یہ نہیں پاؤ گے کہ اس کا نزول آسمان سے ہوگا۔ (حمامۃ البشریٰ‘ مطبوعہ ۱۸۹۳ء مصنفہ مرزا قادیانی)

زبان نمبر۲ : صحیح مسلم کی حدیث میں یہ لفظ موجود ہے کہ حضرت مسیح جب آسمان سے اتریں گے تو ان کا لباس زرد رنگ کا ہوگا۔(ازالہ اوہام ص ۸۱۔۸۲ مطبوعہ ۱۸۹۱ء مصنفہ مرزا قادیانی)

تمناؤں میں الجھایا گیا ہوں
”دولت“ دے کے بہلایا گیا ہوں
(ناقل)

(۳) زبان نمبر۱ : بچپن کے زمانہ میں میری تعلیم اس طرح پر ہوئی کہ جب میں چھ سات سال کا تھا تو ایک فارسی خواں معلم میرے لئے نوکر رکھا گیا جنہوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کی کتابیں مجھے پڑھائیں۔ (کتاب البریہ‘ ص ۱۴۹‘ مطبوعہ ۱۸۹۷ء مصنفہ مرزا قادیانی)

زبان نمبر۲ : میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرا یہی حال ہے کوئی ثابت نہیں کرسکتا کہ میں نے کسی انسان سے قرآن یا حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہو۔ (ایام صلح‘ ص ۱۴۷ مطبوعہ ۱۸۹۹ء مصنفہ قادیانی)

ہوتا ہے اک پل میں کھنڈر دنیا بسا ہوا
پانی بھی مانگتا نہیں تیرا ڈسا ہوا
(ناقل)

(۴) زبان نمبر۱ : یہ بالکل غیر معقول اور بیہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی اور ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو کیونکہ اس میں تکلیف مالایطاق ہے اور ایسے الہام سے فائدہ کیا ہوا جو انسانی سمجھ سے بالاتر ہے۔(چشمہ معرفت‘ ص ۲۰۹ مطبوعہ ۱۹۰۹ء مصنفہ مرزا قادیانی)

زبان نمبر۲ : بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں بھی ہوتے ہیں جن سے مجھے کچھ واقفیت نہیں جیسے انگریزی‘ سنسکرت‘ عبرانی وغیرہ جیسا کہ براہین احمدیہ میں کچھ نمونہ ان کا لکھا گیا۔ (نزول المسیح‘ ص ۵۷‘ مطبوعہ ۱۹۰۲ء‘ مصنفہ مرزا قادیانی)

میری بے نوری سی آنکھوں پہ تعجب نہ کرو
یہ دیئے خود ہی بجھائے ہیں تمہیں کیا معلوم
(ناقل)

(۵) زبان نمبر۱ : حضرت مسیح کی چڑیاں باوجودیکہ معجزہ کے طور پر ان کا پرواز قرآن کریم سے ثابت ہے پھر بھی مٹی کی مٹی ہی تھی۔(آئینہ کمالات اسلام‘ ص ۶۸‘ مطبوعہ ۱۸۹۳ء مصنفہ مرزا قادیانی)

زبان نمبر ۲ : اور یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ان پرندوں کا پرواز قرآن شریف سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔(ازالہ اوہام ص ۳۰۷ طبع اول ۱۸۹۱ء مصنفہ مرزا قادیانی)

اب تو ہے عشق بتاں میں زندگانی کا مزا
جب خدا کا سامنا ہوگا تو دیکھا جائے گا
(ناقل)

(۶) زبان نمبرا : عیسائیوں اور یہودیوں نے اپنے دجل سے خدا کی کتابوں کو بدل دیا۔
(نور القرآن جلد اول' نمبر۱ مصنفہ مرزا قادیانی)

انجیل اور توارات ناقص اور محرف اور مبدل کتابیں ہیں۔ (دافع البلاء ص ۱۹ مصنفہ مرزا قادیانی)

چاروں انجیلیں نہ اپنی صحت پر قائم ہیں اور بہ سبب اپنے بیان کی رو سے الہامی ہیں اور اس طرح انجیلوں کے واقعات میں طرح طرح کی غلطیاں پڑ گئیں اور کچھ کا کچھ لکھا گیا۔ (براہین احمدیہ حصہ چہارم' ص ۳۳۱ طبع قدیم' مصنفہ مرزا قادیانی)

زبان نمبر ۲ : یہ کہنا کہ وہ کتابیں محرف و مبدل ہیں ان کا بیان قابل اعتبار نہیں ایسی بات وہی کرے گا جو خود قرآن شریف سے بے خبر ہے۔ (چشمہ معرفت' ص ۷۵' حاشیہ مطبوعہ ۱۹۰۸ء' مصنفہ مرزا قادیانی)

راہ زن جب رہبری کا مدعی بن کر اٹھے
ہردور اپنے سے نہ کیوں اک فتنہ محشر اٹھے
(ناقل)

(۷) زبان نمبرا : حضرت مسیح تو ایسے خدا کے متواضع اور حلیم اور عاجز اور بے نفس بندے تھے جو انہوں نے یہ بھی روا نہ رکھا کہ کوئی ان کو نیک آدمی کہے۔ (حاشیہ براہین احمدیہ ص ۱۰۴ مصنفہ مرزا قادیانی)

حضرت مسیح تو وہ بے نفس انسان تھے جنہوں نے یہ بھی نہ چاہا کہ کوئی ان کو نیک انسان کہے۔ (چشمہ مسیحی' ص ۲۲' مصنفہ مرزا قادیانی)

زبان نمبر ۲ : یسوع اس لئے اپنے تئیں نیک نہیں کہہ سکا کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص شرابی کبابی ہے اور خراب چال چلن۔ (ست بچن' ص ۱۷۲ مصنفہ مرزا قادیانی)

شیطان اس کو دیکھ کے کہتا تھا رشک سے
بازی یہ مجھ سے لے گیا تقدیر دیکھئے
(ناقل)

(۸) زبان نمبرا : حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر بلدہ قدس میں ہے اور اب تک موجود ہے اور اس پر ایک گرجا بنا ہوا ہے اور وہ گرجا تمام گرجاؤں سے بڑا ہے اور اس کے اندر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے اور اسی گرجا میں حضرت مریم صدیقہ کی قبر ہے اور دونوں قبریں علیحدہ ہیں۔ (اتمام الحجہ' مصنفہ مرزا صاحب شہادت محمد سعید طرابلسی' ص ۲۰)

زبان نمبر ۲ : خدا کا کلام قرآن شریف گواہی دیتا ہے کہ وہ مرگیا اور اس کی قبر سری نگر کشمیر میں ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:
"یعنی ہم نے عیسیٰ علیہ السلام کو اور اس کی ماں کو یہودیوں کے ہاتھ سے بچاکر ایک ایسے پہاڑ میں پہنچادیا جو آرام اور خوشحالی کی جگہ تھی اور مصفی پانی کے چشمے جاری تھے۔ سو وہی کشمیر ہے اسی وجہ سے حضرت مریم کی قبر زمین شام میں کسی کو معلوم نہیں"۔ (حقیقۃ الوحی ص ۱۰۱' حاشیہ مصنفہ مرزا قادیانی)

نئے صنم کدوں میں آ گئے نئے نئے بت
نئے بتوں کی نئی گھات سے خدا کی پناہ
(ناقل)

(۹) زبان نمبرا : میں نبوت کا مدعی نہیں ہوں۔
(اعلان مورخہ ۲ اکتوبر ۱۸۹۱ء مصنفہ مرزا قادیانی)

زبان نمبر ۲ : ہم دعویٰ سے کہہ سکتے ہیں کہ ہم نبی اور رسول ہیں۔ (اخبار البدر' ۵ مارچ ۱۹۰۸ء' مصنفہ مرزا قادیانی)

خوف خدائے پاک دلوں سے نکل گیا
آنکھوں سے شرم سرور کون و مکان گئی
(ناقل)

(۱۰) زبان نمبرا : ہمارا مذہب تو یہ ہے کہ جس دین میں نبوت کا سلسلہ نہ ہو وہ مردہ ہے یہودیوں' عیسائیوں' ہندوؤں کے دین کو جو ہم مردہ کہتے ہیں تو اسی لئے کہ ان میں رب کا کوئی نبی نہیں ہوتا۔ اگر اسلام کا بھی یہی حال ہوتا تو پھر ہم بھی قصہ گو ٹھہرے۔ (اخبار البدر' ۵ مارچ ۱۹۰۸ء' مصنفہ مرزا قادیانی)

زبان نمبر ۲ : کیا تو نہیں جانتا کہ پروردگار رحیم اور صاحب فضل نے ہمارے نبی صلعم کو بغیر کسی استثناء النبیین کے خاتم النبیین نام رکھا اور ہمارے نبی نے اہل قلب کے لئے اس کی تفسیر اپنے قول "لا نبی بعدی" میں واضح طور پر فرمادی۔ (حمامۃ البشریٰ ص ۳۴' مصنفہ مرزا قادیانی)

ہلاکت آفریں اس کی ہر بات
عبارت کیا' اشارت کیا' ادا کیا
(ناقل)

(۱۱) زبان نمبرا : میرا مذہب یہی ہے کہ میرے دعویٰ کے انکار سے کوئی شخص کافر نہیں ہو سکتا۔ (تریاق القلوب' ص ۱۳۰ مصنفہ مرزا قادیانی)

زبان نمبر ۲ : جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو نہیں مانتا۔ وہ مومن کیونکر ہو سکتا ہے۔ (حقیقۃ الوحی ص ۱۶۳۔۱۶۴ مرزا قادیانی' مجموعہ فتاویٰ جلد اول ص ۱۵)

اپنی حالت پہ میں ہنستا بھی رہا ہوں اکثر
اپنے ہی حال پہ آنسو بھی بہائے میں نے
(ناقل)

(۱۲) زبان نمبرا : وہ آتھم ہمارے آخری اشتہار سے جو اتمام حجت کی طرح تھا' سات ماہ کے اندر ہی فوت ہوگیا (سراج منیر' ص ۹ مصنفہ مرزا قادیانی)

زبان نمبر ۲ : آتھم میرے آخری اشتہار سے پندرہ ماہ کے اندر مرگیا۔ (حاشیہ حقیقۃ الوحی' ص ۲۰۹' مصنفہ مرزا قادیانی)

احمقوں کی کمی نہیں غالب
ایک ڈھونڈو ہزار ملتے ہیں
(ناقل)

(۱۳) زبان نمبر ۱ : وہ اللہ جس نے اپنے رسول کو ہدایت کے ساتھ بھیجا اور دین حق کے ساتھ۔ (البشریٰ جلد دوم' ص ۱۰ مصنفہ مرزا قادیانی)

زبان نمبر ۲ : قرآن کریم بعد خاتم النبیین کے کسی رسول کا آنا جائز نہیں رکھتا۔ (ازالہ اوہام' ص ۷۶۱ مصنفہ مرزا قادیانی)

ڈھیٹ اور بے شرم بھی عالم میں ہوتے ہیں مگر
سب پہ سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی
(ناقل)

(۱۴) زبان نمبر ۱ : مسیح کا بغیر باپ کے پیدا ہونا کچھ عجوبہ نہیں۔ (جنگ مقدس ص ۷' مصنفہ مرزا قادیانی)

زبان نمبر ۲ : اس میں یعنی مسیح کی ولادت بے پدر میں ایک عجوبہ قدرت ہے۔ (اخبار البدر ص ۲' ۱۶ مئی ۱۹۰۷ء مصنفہ مرزا قادیانی)

کوئی اس دور میں وہ آئینے تقسیم کرے
جس میں باطن بھی نظر آتا ہو ظاہر کی طرح
(ناقل)

(۱۵) زبان نمبر ۱ : حضرت یسوع مسیح شریر' مکار' جھوٹا اور چور وغیرہ۔ (ضمیمہ انجام آتھم' ص ۷' ۳ مصنفہ مرزا قادیانی)

زبان نمبر ۲ : یسوع مسیح خدا کا پیارا اور قابل انسان تھا۔ (تحفہ قیصریہ' ص ۲۲ و ص ۲۵' مصنفہ مرزا قادیانی)

ہر قدم پر نت نئے سانچے میں بدل جاتے ہیں لوگ
دیکھتے ہی دیکھتے کتنے بدل جاتے ہیں لوگ
(ناقل)

(۱۶) زبان نمبر ۱ : یسوع اس لئے اپنے تئیں نیک نہیں کہہ سکتا کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص شرابی کبابی اور خراب چال چلن نا خدائی کے بعد بلکہ ابتداء ہی سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ خدائی کا دعویٰ شراب خوری کا بد نتیجہ ہے۔ (ست بچن' ص ۱۷۲ مصنفہ مرزا قادیانی)

زبان نمبر ۲ : (الف) جس کو عیسائیوں نے خدا بنا رکھا ہے اس نے اس کو کہا کہ اے نیک استاد تو اس نے جواب دیا کہ تو مجھے کیوں نیک کہتا ہے' نیک کوئی نہیں سوائے خدا کے۔ یہی تمام اولیاء کا شعار رہا ہے اور استغفار کو اپنا شعار بنایا۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ' جلد پنجم ص ۷ ۱۰ مصنفہ مرزا قادیانی)

(ب) حضرت مسیح تو ایسے خدا کے متواضع اور حلیم اور صابر اور بے نفس بندے تھے کہ انہوں نے یہ روا نہ رکھا کہ کوئی ان کو نیک آدمی کہے۔ (براہین احمدیہ' حاشیہ ص ۱۰۳ مصنفہ مرزا قادیانی)

وہ جن کے جسم پہ چہرے بدلتے رہتے ہیں
انہیں بھی ضد ہے کہ ان کا بھی احترام کروں
(ناقل)

(۱۷) زبان نمبر ۱ : وید گمراہی سے بھرا ہوا ہے۔ (البشریٰ جلد اول' ص ۱۵۰ مصنفہ مرزا قادیانی)

زبان نمبر ۲ : ہم وید کو بھی خدا کی طرف سے مانتے ہیں۔ (پیغام صلح ص ۱۱ مصنفہ مرزا قادیانی)

دیکھ کے دوستی کا ہاتھ بڑھاؤ
سانپ ہوتے ہیں آستینوں میں
(ناقل)

(۱۸) زبان نمبر ۱ : آپ نے ایک جوان کنجری کو موقع دیا کہ وہ آپ کے سر پر ناپاک ہاتھ لگائے اور زناکاری کا پلید عطر اس کے سر پر ملے۔ (ضمیمہ انجام آتھم' ص ۷ مصنفہ مرزا قادیانی)

زبان نمبر ۲ : اگر کوئی حضرت مسیح کی نسبت یہ زبان پر لائے کہ وہ طوائف کے گندے مال کو کام میں لایا تو ایسے خبیث کی نسبت اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ اس کی فطرت ان ناپاک لوگوں کی فطرت سے مغائر پڑی ہے اور شیطان کی فطرت کے موافق اس پلید کا مادہ اور خمیر ہے۔ (آئینہ کمالات اسلام' ص ۵۹۷' مصنفہ مرزا قادیانی)

مقید کردیا سانپوں کو یہ کہہ کر سپیروں نے
یہ انسانوں کو انسانوں سے ڈسوانے کا موسم ہے
(ناقل)

(۱۹) زبان نمبر ۱ : میں نے کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں۔ (کتاب البریہ' ص ۸۷' مصنفہ مرزا قادیانی)

زبان نمبر ۲ : آپ نہیں جانتے کہ ہمارے نزدیک وہ نادان ہر ایک زناکار سے بدتر ہے جو انسان کے پیٹ میں سے نکل کر خدا ہونے کا دعویٰ کرے۔ (نور القرآن جلد دوم' ص ۲۰ مصنفہ مرزا قادیانی)

صفات میں تو درندوں سے کم نہیں اظہر
اگرچہ شکل سے انسان دکھائی دیتا ہے
(ناقل)

(۲۰) زبان نمبر ۱ : مسیح ایک لڑکی پر عاشق تھا جب استاد کے سامنے اس کے حسن و جمال کا تذکرہ کرنے لگا تو استاد نے اسے عاق کر دیا۔ (اشتہار الحکم' فروری ۱۹۰۲ء' مصنفہ مرزا قادیانی)

زبان نمبر ۲ : یہودی کہتے ہیں کہ مسیح ایک لڑکی پر عاشق تھا مگر یہ بات بے اعتبار ہے۔ (اعجاز احمدی ص ۲۵' مصنفہ مرزا قادیانی)

وقت پہنچائے گا جس دن کیفر کردار تک
خود الٹ دیں گے یہ مجرم اپنے چہروں سے نقاب
(ناقل)

(۲۱) زبان نمبر ۱ : بائبل اور ہماری احادیث کی کتابوں کی رو سے جن نبیوں کا اپنے وجود عنصری کے ساتھ آسمان پر جانا تصور کیا گیا ہے وہ دو ہی ہیں' ایک یوحنا جس کا نام ایلیاہ' دوسرے مسیح ابن مریم جن کو عیسیٰ یعنی یسوع بھی کہتے ہیں۔ (توضیح المرام ص ۳' مصنفہ مرزا قادیانی)

(باقی آئندہ)

ایک ضروری گزارش

○ مضمون نگار اپنے مضامین مختصر خوشخط اور صفحہ کے ایک جانب تحریر کریں' فوٹو کاپی ارسال نہ کی جائے' مضمون پر اپنا نام اور پتہ ضرور تحریر کریں۔

○ مستقل خریدار' ایجنسی ہولڈرز اپنا خریداری نمبر' ایجنسی نمبر خط و کتابت کرتے وقت لکھنا ہرگز نہ بھولیں۔ شکریہ (ادارہ)

ختم نبوت
KHATME NUBUWWAT

سیرتِ صحابہؓ کا قرآنی معیار

قسط نمبر ۲

پروفیسر ڈاکٹر ولی محمد

" ترجمہ اللہ تعالیٰ نے مومنین کے جان و مال خرید لئے اس عوض پر کہ جنت ان کی ہے"

پھر بھی بتادیا کہ یہ اتنا بڑا اعلان کسی ترنگ میں آکر یکایک نہیں کردیا گیا بلکہ عالم الغیب والشہادہ کی طرف سے سابق انبیاء علیہم السلام کو خاتم النبیین ﷺ کی بعثت کی خوشخبری کے ساتھ آپ ﷺ کے صحابہؓ کی مقدس جماعت کے منصہ شہود پر جلوہ فگن ہونے کی خوشخبری بھی دی گئی تھی چنانچہ فرمایا:

"وعدا" علیہ حقا" فی التوراۃ والانجیل والقرآن"۔ (توبہ) یہ وہ سچا اور پکا وعدہ ہے جو توراۃ میں کیا گیا' انجیل میں کیا گیا اور اب قرآن میں کیا گیا ہے ـــــ گویا آج وعدہ کی تکمیل کرتے ہوئے اعزاز و انعام کا اعلان فرمادیا گیا۔ اس سے یہ واضح ہے کہ یہ جہاں ہست و بود ہزاروں ہزار سال اس مقدس جماعت کے انتظار میں سرگرداں رہا ہے' قومیں آتی اور مٹتی رہی جغرافیے بنتے اور بگڑتے رہے دنیا بستی اور اجڑتی رہی بالآخر وہ ساعت سعید آپہنچی جب گردش روز و شب کو اصحاب محمد ﷺ کی زیارت سے بہرہ نصیب ہونا تھا' اب وحی الٰہی قریب الاختتام تھی تو اللہ تعالیٰ نے مدح کی تفصیلات کو چند جامع ترین القاب میں سمیٹ دیا فرمایا:

"التائبون العابدن الحامدون السائحون الراکعون الساجدون الامرون بالمعروف والناھون عن المنکر والحافظون لحدود اللہ" (۔التوبہ آیت ۱۱۲)

ترجمہ "توبہ شعار' عبادت گزار' حمد کے خوگر' مشتاقان جہاد و ہجرت' صفت رکوع سے متصف' جبیں ۔سجدہ' معروف کا حکم دینے والے اور منکر (برائی) سے روکنے والے اور حدود اللہ کے نگراں و محافظ"۔

یہاں ایک خاص نکتہ پر غور فرمایئے جس کا جاننا ضروری ہے یہ کہ اگر عبارت یوں ہوتی :

اولٰئک مفلحون' اولٰئک متقون' اولٰئک مومنون' وغیرہ تو عربی قاعدہ کی رو سے عبارت درست اور مکمل تھی اور معنے پورے تھے جملہ صحیح تھا یعنی وہ بامراد ہیں' وہ متقی ہیں' وہ مومن ہیں وغیرہ لیکن اللہ تعالیٰ نے صحابہؓ کے لئے ان القاب کا ذکر کرتے ہوئے عام ترکیب میں دو الفاظ کا مزید اضافہ فرمایا ہے ایک "ھم" اور دوسرا "آل" جن کی وجہ سے معنی میں تخصیص و تاکید پیدا ہوگئی چنانچہ

"اولٰئک ھم المومنون" (وہی مومن ہیں)

"اولٰئک ھم الراشدون" (وہی راہبر راہنما ہیں)

"اولٰئک ھم اولالباب" (عقلمند وہی ہیں)

وغیرہ۔ گویا کسی اور کو اگر مومن بننا مطلوب ہے تو اس کے لئے لازم ہے کہ اصحاب محمد ﷺ وہی مومن ہی مومن ہیں لہٰذا یہ ان کا اتباع کرے گا تو یہ صفت ایمان سے بہرہ مند ہوسکے گا تبھی مومن بن سکے گا' یہی معاملہ ان تمام صفات حمیدہ کا ہے جو **"اولٰئک ھم ال"** کی تخصیص و تاکید کے ساتھ وارد ہوئی ہیں یعنی متقی ہونا' صادق اور سچا ہونا' صدیق ہونا ہدایت یافتہ ہونا راشدون و راہنما ہونا' عقلمند اور دانشور ہونا مخلوق میں سب سے بہتر ہونا فوز و فلاح سے بہرہ نصیب ہونا بامراد ہونا اور جنت الفردوس کا وارث ہونا' ان تمام اوصاف و امتیازات میں سے کسی ایک کا حاصل ہوسکنا بھی بجز اتباع صحابہؓ ممکن نہیں' کیونکہ یہ صفات و خصوصیات ان سے باہر کہیں اور پائی ہی نہیں گئیں' انہیں یہ صفات خاتم النبیین ﷺ کی صحبت بابرکت سے میسر آئیں اور بعد والے "کلیتہ" انہی کے پیرو ہیں لہٰذا اگر کسی کو مذکورہ اوصاف کا حصول درکار ہے تو وہ اصحاب محمد ﷺ کی اتباع پر مجبور ہے اور اگر ان کی اتباع سے ہٹ کر کوئی ان اوصاف کا حصول چاہے تو یہ اس کی خام خیالی یا کہیں ابلہ فریبی ہے وہ اپنے مومنانہ و متقیانہ اور اولوالالبابی کے دعوؤں کو خواہ کتنا ہی اونچالے جائے لیکن رشد و ہدایات کی ان صفات سے اسے بجز حرماں نصیبی کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا ہمارا مقصد یہاں مدح صحابہؓ کی قرآنی تفصیلات بیان کرنا نہیں ہے بلکہ سیرت صحابہ کے قرآنی معیار کا تعارف کرانا مطلوب ہے اور یہ واضح کرنا ہے کہ اصحاب محمد ﷺ کا مومن و متقی ہونا' صادق و صدیق ہونا راشد و راہنما ہونا ہدایت یافتہ و عقلمند ہونا کامیاب و بامراد ہونا اور خیرالبریہ قرار پاکر جنت الفردوس کا وارث ہونا قرآن کی صریح نصوص سے ثابت ہے بلکہ قرآن حکیم سے یہ صفات اس کے لئے مسلم فرمائی ہیں لہٰذا جو حضرات نصوص قرآنی سے صرف نظر کرتے ہوئے بے سروپا تاریخی روایات سے مرعوب ہوکر سیرت صحابہؓ کو محض تاریخی روایات کے آئینے میں دیکھتے ہیں پھر جو تصویر ابھرتی ہے اسی کو حقیقت سمجھ کر اصحاب محمد ﷺ پر زبان درازی کرتے ہیں ایسے لوگوں کا ایمان یقیناً" مشکوک ہے اور صحیح پوچھیں تو وہ ایمان سے قطعی محروم ہیں۔ یاد رکھئے ہر ایسی تاریخی روایت جو اصحاب محمد ﷺ کی سیرت سے متعلق ہو اس کے رد و قبول کا معیار قرآن کی وہ نصوص صریحہ ہوں گی جو صحابہؓ کی سیرت کے حدود اربعہ کا تعین کرتی ہیں اور دوسرے نمبر پر وہ احادیث صحیحہ اور فرمودات نبوی ﷺ ہیں جن سے صحابہؓ کا مقام و مرتبہ متعین ہوتا ہے اور جن سے ان کی سیرت کے خدوخال نکھر جاتے ہیں۔ اور ہر ایسی تاریخی روایت جو سیرت صحابہؓ کے اس دینی معیار

سے مطابقت نہ رکھتی ہو وہ محض جھوٹی غلط اور مردود ہوگی خواہ وہ کتنے ہی مستند ذرائع سے نقل ہوکر ہم تک پہنچی ہے کہ کوئی بھی ذریعہ نقل قرآن کی سند کا ہم پلہ نہیں ہوسکتا کسی بھی روایت کے جھوٹا ہونے کے لئے اس سے بڑی دلیل اور کیا ہوگی کہ وہ قرآن سے ٹکرارہی ہے۔ البتہ ایسی روایات جو آیات قرآنی کی منصوصات کے مفہوم و مدعا سے نہ ٹکرائیں بلکہ اس کی تائید و موافقت کریں ایسی روایات کے قابل قبول ہونے میں کوئی تامل نہیں...............

تاریخی تنقید اور صحابہؓ

اگر کوئی یہ عذر لائے کہ نقد تاریخ کا یہ سخت اور کڑا معیار تاریخ کی نفی کے مترادف ہے نیز یہ کہ یہ معیار دور صحابہؓ کی تاریخ ہی کے لئے کیوں ہے؟ اور آگے پیچھے کی تاریخ کے لئے کیوں نہیں ہے؟ ______ تو عرض یہ ہے کہ اصحاب محمد ﷺ کی پاک سیرت کو جو شخص عام تاریخ کا ایک باب سمجھتا ہے وہ درحقیقت دین حق کے علم و شعور سے بے بہرہ ہے۔ ادب و انشاء میں اس کے قلم کی جولانیاں خواہ ثریا سے باتیں کیوں نہ کرتی ہوں۔

واضح رہے کہ اصحاب محمد ﷺ کی سیرت ہی اور دین ہے' کتاب اللہ کی جیتی جاگتی تفسیر ہے' سنت رسول اللہ کی عملی تشریح ہے' صحابہ کی سیرت کے داغدار ہونے کے معنی یہ ہیں کہ "العیاذ باللہ" آفتاب نبوت گہنا گیا' کتاب اللہ سے گویا حفاظت کے پہرے اٹھ گئے ہوا خواہوں غرض پرستوں کی گویا بن آئی اپنی جس کج ادائی کو چاہیں صراط مستقیم قرار دے دیں اور "مستند ہے میرا فرمایا ہوا" کی بے معنی دلیل میں اپنی قلم کاری اور طلاقت لسانی سے وہ رنگ بھریں کہ لوگ بے ساختہ گرویدہ ہوتے چلے جائیں۔ اور ظاہر ہے کہ ایسی جتنی راہیں بھی لوگ اپنی ذیرکی اور زور فکر سے پیدا کریں ان میں سے کوئی ایک راہ بھی راہ حق نہیں ہوسکتی اور کوئی ایک راہ بھی ان میں سے بہرحال جنت کو نہیں جاسکتی کیونکہ خواہش و نفس کا راستہ جنت کے مخالف سمت ہی میں جاتا ہے' ہوائے نفس کی راہیں لاتعداد ہیں لیکن راہ ہدایت صرف ایک ہے اور وہ ہے سنت نبوی' اور یہ راہ صحابہؓ کے سیرت و عمل سے ہوکر گزرتی ہے اس کے علاوہ اس کی کوئی دوسری گزرگاہ عالم وجود میں سرے سے موجود ہی نہیں اندریں صورت یہ کیوں کر ممکن ہے کہ صحابہؓ کی منزہ سیرت کی تاریخی واقعات و حکایات کی سان پر چڑھادیا جائے لہٰذا قرآن و حدیث کی ترازو ہی وہ واحد ترازو ہے جس پر صحابہؓ کی سیرتوں کو جانچا جاسکتا ہے' تاریخی روایات کی ترازو ہماشما کی سیرتوں کے لئے تو موزوں اور درست ہوسکتی ہے لیکن صحابہ کی سیرت کے لئے ہرگز نہیں۔

لکڑی کی ٹال پہ بھی آپ نے ترازو لٹکتی دیکھی ہوگی اگر کوئی اس ترازو پر سونا تولنے لگے تو وہ احمق ترین شخص ہوگا اور اس کے اس فعل کو کوئی بھی درست اور صحیح قرار نہیں دے گا ٹھیک یہی مثال اس شخص کی ہے جو قرآن و حدیث کے معیار سے صرف نظر کرتے ہوئے صحابہؓ کی سیرت کے لئے عام تاریخی روایات کو معیار بنائے غرض ہمارا مقصد نقد تاریخ کے معیار کو سخت اور کڑا بنانا نہیں ہے بلکہ صحابہؓ کی سیرت کے معیار کو سخت اور کڑا بنانا ہے۔ نیز دور صحابہؓ کی تاریخ کو آگے پیچھے کے لوگوں کی تاریخ سے اس لئے ممتاز کرتا ہے کہ صحابہؓ کی سیرت دین حق کا متن ہے' جبکہ آگے پیچھے کے لوگوں کی تاریخ حیات انسانی کا ایک رواں تسلسل ہے ہمیں اس سے کوئی سروکار نہیں وہ جانیں اور ان کا تسلسل............

صحابہؓ کے ساتھ تاریخ کا امتیازی سلوک

مزید برآں یہ بات بھی ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ اسلامی تاریخی روایات میں خصوصاً" جو روایت سیرت صحابہؓ سے متعلق ہیں ارباب فتنہ کی طرف سے مخصوص اغراض کے پیش نظر گھپلا کیا گیا ہے تھوڑا بہت نہیں بلکہ بہت زیادہ جس کے لئے باقاعدہ منصوبہ بندی کی گئی اور ایک طے شدہ تدریج و ترتیب کے ساتھ آگے بڑھایا گیا' بے بنیاد فرضی افسانے گھڑے گئے فرضی اور جعلی مکالمے تصنیف کئے گئے' جھگڑوں اور جنگوں کی فرضی داستانیں وضع کی گئیں' ظلم و عدو ان کی خیالی کہانیوں کو مشتہر کیا گیا' رقابتوں نفرتوں غرض پرستیوں اور غلط لغزشوں کے جھوٹے اور من گھڑت واقعات میں ایسا رنگ بھرا گیا کہ وہ اپنے جھوٹے لباس میں حقیقت دکھائی دینے لگے۔ گویا نرے فرضی قصوں جھوٹے افسانوں اور من گھڑت کہانیوں کو حقیقت کا لباس پہنا کر سیرت صحابہؓ کا باب قرار دے دیا گیا۔ گروہ ابلیس کی طرف سے ایسا کیا جانا ضروری تھا تاکہ دین حق کے چشمہ صافی کو اگر ہوسکے تو نجس اور گدلا کیا جائے' اگر ایسا نہ کیا جاتا تو البتہ تعجب خیز ہوتا کیونکہ اس کے معنی یہ ہوتے کہ ابلیس اپنی فطرت کے خلاف محو خواب ہوگیا ہے اور دین حق کو اس نے بلا روک ٹوک پھیلنے پھولنے اور پھیلنے بڑھنے کے لئے چھوڑ دیا ہے' تعجب اس پر نہیں کہ ایسا کیوں ہوا' حیرت و استعجاب تو ان نام نہاد دانشور محققین پر ہے جو ان جھوٹے واقعات اور فرضی قصے کہانیوں کی تاریکیوں میں سیرت صحابہؓ کے نور کی کرن تلاش کرتے ہیں جب نہیں ملتی تو صحابہؓ کی سیرت منورہ ہی کو تاریک قرار دے دیتے ہیں اور نہیں سمجھتے کہ ایک سفید جھوٹ جو جھوٹی سند سے مروی ہے وہ کسی مصنف کی کتاب میں درج ہوجانے سے سچ نہیں بن جاتا وہ مصنف بجائے خود خواہ کتنا ہی ثقہ اور سچا کیوں نہ ہو اور ظاہر ہے کہ جھوٹ کو روایت کرنے کے لئے سچی سند کہاں سے لائی جائے گی جھوٹ کو روایت کرنے کے لئے سند بھی جعلی اور جھوٹی ہی گھڑنی پڑے گی اور جن مصنفین نے ان من گھڑت افسانوں کو اپنی کتابوں میں جگہ دی ہے انہوں نے برملا اس حقیقت کا اعتراف کیا ہے اور ان واقعات کے غیر معتبر اور غیر مستند طریقے سے مروی ہونے کا عذر پیش کیا ہے۔ تاہم

اگر معاملہ محض وقائع نگاری اور ماضی کے عمومی واقعات و حوادث سے آگاہی کا ہوتا تو اس میں روایت کا اس کم تر معیار بھی چنداں ضرر ساں نہیں تھا لیکن صحابہؓ کی سیرت کا معاملہ جب کہ عرض کیا گیا کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کا معاملہ ہے اندریں صورت ان روایت کے اخذ و قبول میں ایک ہی معیار باقی رہ جاتا ہے اور وہ روایت ہے جو روایت کو اس کے مصداق پر چسپاں کرتے ہوئے یہ دیکھنا ہوگا کہ شخص متعلق کی معروف و معلوم سیرت میں اس روایت کے مدعا کی گنجائش ہے؟ ورنہ یہ انتہائی بددیانتی اور خیانت ہوگی کہ متضاد اور سپاٹ قسم کی غیر مستند تاریخی روایات قبول کرلی جائیں جو آپ کے جذبات کی عکاسی تو بے شک ہیں لیکن شخص متعلق کی سیرت اسے قبول کرنے سے انکار کرتی ہے اور نصوص قرآنی کی ان سے نفی ہوتی ہے۔ خاص طور پر جبکہ وہاں ایسی روایات بھی بکثرت موجود ہوں جو سیرت صحابہؓ کے معاملہ میں قرآن و حدیث کی تائید و تصدیق کرتی ہوں ایسی روایت کو نظرانداز کرکے منافقین کی روایت قبول کرنا جو صحابہؓ کی سیرت کو داغدار کرنے کے لئے گھڑی گئیں ہیں ایسی صورت میں یہ خیانت و بددیانتی بغض و کینہ کا جامعہ پہن لے گی۔

البنیاد نظریہ یعنی سب سے بنا کر رکھو کسی سے نہ بگاڑو جو جیسا عقیدہ رکھے صحیح ہے کسی کو برا نہ کو جب انہیں ان کی اس فساد انگیزیز پر ٹوکا جاتا ہے تو جواب میں کہتے ہیں کہ **"انما نحن مصلحون"** ہم جو کچھ کرتے ہیں محض اصلاح کی خاطر کرتے ہیں۔ نمبر۲ صحابہؓ کے عقیدہ و عمل سے بیزاری' یعنی جب انہیں صحابہ کا طریقہ اپنانے کو کہا جاتا ہے تو وہ صحابہ کو کم عقل قرار دے کر ان کی اتباع سے بیزاری کا اظہار کریں گے اور کہیں گے **"انؤمن کما امن السفھاء"** (البقرہ) ہم بیوقوفوں جیسا ایمان اختیار کریں؟ ــــ علاوہ ازیں مختلف سورتوں میں بہت سی اور نشانیاں بھی بتائی گئی ہیں مثلاً" اپنی حسن نیت پر جھوٹی قسمیں کھانا **"ولیحلفن ان اردنا الا الحسنی"** (توبہ) اور قسمیں کھا کھا کر کہیں گے کہ ہمارا ارادہ بجز نیکی کے اور کچھ نہیں ....اور مثلاً" اپنے خبث باطن کو تقیہ کے پردے میں چھپانا **"یرضونکم بافواھھم وتابی قلوبھم"** ....اپنی شیریں مقالی میں تمہیں خوش کریں گے حالانکہ ان کے دل نہیں مانتے "......**یحلفون باللہ لکم لیرضوکم**" (توبہ) ....تمہارے سامنے جھوٹی قسمیں کھائیں گے تاکہ تمہیں راضی رکھیں۔ اہل ایمان کے خلاف سازش کے لئے باقاعدہ منصوبہ بندی کی جاتی ہے لیکن بڑی رازداری کے ساتھ **"یستخفون من الناس"**

ہجرت مدینہ کے بعد

ہجرت کے بعد جب ایمان کا شجرہ طیبہ **"اصلھا فی الارض وفرعھا فی السماء"** ....جڑ زمین میں گڑی ہوئی اور شاخیں آسمان میں پھیلی ہوئیں ....کا منظر پیش کرنے لگا تو ابلیس نے پیش بندی کے طور پر سازشیوں کا ایک ٹولہ تیار کرلیا' تاکہ اصحاب محمد ﷺ جب خیابان کفر کو روندتے ہوئے آگے بڑھنے لگیں تو سازشیوں کو یہ ٹولہ ان کی پیٹھ میں چھرا گھونپ کر ان کی پیش قدمی روکنے میں آقائے ابلیس کا حق نمک ادا کرے۔ کتاب اللہ میں اس شیطانی ٹولہ کو "منافقین" کے نام سے موسوم کیا گیا ہے اور مدنی سورتوں میں جہاں اللہ تعالیٰ نے اصحاب محمد ﷺ کی مدح و توصیف بیان فرمائی ہے وہاں منافقین کے گندے کردار سے بھی متعارف کرایا ہے تاکہ ظلمت کی بھیانک تاریکی سے روشنی کی صحیح قدروقیمت آشکار ہوجائے۔ بعض آیات میں ان کی پہچان بھی بتائی گئی ہے اور ان کے منافقانہ اسلوب سازش کی وضاحت کی گئی ہے تاکہ اہل ایمان ان کو پہچان سکیں اور ان کی سازش کو بروقت بھانپ لیا کریں' کیونکہ یہ وہ مار آستین تھے جو ایمان اور صفائے نیت کے دعوے میں سب سے آگے تھے اور خبث باطن میں ان کے دل ابولہب کی طرح ایمان سے خالی تھے' سورہ بقرہ میں اللہ تعالیٰ نے ان کی دو علامتیں بتائی ہیں۔ نمبر ایک ان کا وسیع البنیاد نظریہ یعنی سب سے بنا کے رکھو کسی سے نہ بگاڑو جو جیسا عقیدہ رکھے صحیح ہے کسی کو برا نہ کو جب انہیں ان کی اس فساد انگیزی پر ٹوکا جاتا ہے تو جواب میں کہتے ہیں **"انما نحن مصلحون"** ہم جو کچھ کرتے ہیں محض اصلاح کی خاطر کرتے ہیں .... نمبر۲ صحابہؓ کے عقیدہ و عمل سے بیزاری' یعنی جب انہیں صحابہؓ کا طریقہ اپنانے کو کہا جاتا ہے تو وہ صحابہؓ کو کم عقل قرار دے کر ان کی اتباع سے بیزاری کا اظہار کریں گے اور کہیں گے **"انؤمن کما امن السفھاء"** (البقرہ) ـــــ ہم ان بیوقوفوں جیسا ایمان اختیار کریں؟ ....علاوہ ازیں مختلف سورتوں میں بہت سی اور نشانیاں بھی بتائی گئی ہیں مثلاً" اپنی حسن نیت پر جھوٹی قسمیں کھانا **"ولیحلفن ان اردنا الا الحسنی"** (توبہ) ....اور قسمیں کھا کر کہیں گے کہ ہمارا ارادہ بجز نیکی کے اور کچھ نہیں .... اور مثلاً" اپنے خبث باطن کو تقیہ کے پردے میں چھپانا **"یرضونکم بافواھھم وتابی قلوبھم"** .... اپنی شیریں مقالی میں تمہیں خوش کریں گے حالانکہ ان کے دل نہیں مانتے "......... **یحلفون باللہ لکم لیرضوکم**" (توبہ) ....تمہارے سامنے جھوٹی قسمیں کھائیں گے تاکہ تمہیں راضی رکھیں ....اہل ایمان کے خلاف سازش کے لئے باقاعدہ منصوبہ بندی کی جاتی ہے لیکن بڑی رازداری کے ساتھ **"یستخفون من الناس"**

"ولا یستخفون من اللہ وھو معھم اذیبیتون مالا یرضی من القول" (النساء آیت ۱۰۸) ....لوگوں سے چھپتے ہیں اور اللہ سے نہیں چھپتے حالانکہ وہ اس وقت بھی ان کے ساتھ ہوتا ہے جب رات کو وہ ناپسندیدہ گفتگو میں لگے ہوتے ہیں ....

باقی آئندہ

اخبارِ ختمِ نبوّت

کوئٹہ (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے صدر بانی امیر مولانا منیر الدین' مولانا عبدالواحد' مولانا انوار الحق حقانی' قاری عبدالرحیم رحیمی' مہر اللہ قاری غلام غوث رباتوی مرکزی مبلغ مولانا محمد علی صدیقی' حاجی سیف اللہ' آغا چوہدری محمد طفیل احرار' حاجی تاج محمد فیروز' حاجی نعمت اللہ خان' خلیل الرحمان' حافظ محمد انور مندوخیل ناظم دفتر غلام یاسین نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں آنجہانی ڈاکٹر سلام کے بارے میں صدر نگراں وزیر اعظم گورنر بلوچستان نگراں وزیر اعلیٰ بلوچستان کے تعزیتی بیانات پر سخت نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان بیانات میں آنجہانی ڈاکٹر سلام کو مرحوم کہہ کر' لکھوا کر اور ڈاکٹر سلام کی موت کو پاکستان کے لئے ایک بہت بڑا نقصان قرار دے کر پاکستان کے ۱۴ کروڑ مسلمانوں ہی کی نہیں پورے عالم اسلام کے مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچائی ہے جس پر انہیں توبہ کرنی چاہئے کیونکہ مرزائی نہ تو پاکستان کے وفادار ہیں اور نہ ہی ملک عزیز کے آئین کو تسلیم کرتے ہیں انہیں جب بھی موقع ملا پاکستان کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی ہے نگراں حکمرانوں کو چاہئے کہ وہ مروت اور رواداری میں ایسے بیانات دینے سے گریز کریں مبادا خدا کی پکڑ میں نہ آجائیں۔

اجتماعات ختم نبوت

(نمائندہ خصوصی) مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین مولانا غلام مصطفیٰ (ربوہ) اور مولانا فقیر اللہ اختر نے گوجرانوالہ شہر کے مشہور دینی مدارس مدرسہ نصرت العلوم مدرسہ اشرف العلوم اور جامعہ عربیہ میں اجتماعات سے خطاب کیا اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے سلسلہ میں مجلس کی سرگرمیوں سے آگاہ کرتے ہوئے طلباء کو تربیتی کورس کے لئے راغب کیا۔ ۲۸ نومبر کو مولانا غلام مصطفیٰ اور مولانا فقیر اللہ اختر نے مدرسہ مدنیہ چنیوٹ میں طلباء کے اجتماع سے خطاب کیا۔ مولانا فقیر اللہ اختر نے مسلم کالونی صدیق آباد (ربوہ) میں جمعۃ المبارک کے اجتماع سے خطاب کیا اور کہا کہ قادیانی دنیا کے کسی بھی خطہ میں چلے جائیں' ختم نبوت کے کارکن اور مبلغ ان کا پیچھا کرکے لوگوں کو ان کی منفی اور اسلام دشمن سرگرمیوں سے آگاہ کرتے رہیں گے۔ انہوں نے کہا کہ مرزائی ملت اسلامیہ کا ناسور ہیں' ان کا علاج یہ ہے کہ انہیں صفحہ ہستی سے مٹادیا جائے مگر حکمرانوں کی بے حسی سد راہ ثابت ہو رہی ہے۔

۲۴ نومبر کو نارنگ منڈی میں بھی ختم نبوت کانفرنس جامع مسجد شیخاں والی میں ہوئی۔ جس سے مولانا اللہ وسایا' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' اہل حدیث یوتھ فورس کے مرکزی صدر مولانا محمد نعیم بٹ' جامع اہلسنت کے رہنما مولانا ارشد القادری' مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا فقیر اللہ اختر کے علاوہ عابد حسین اور زاہد نوید نے خطاب کیا۔ مولانا اللہ وسایا نے حیات عیسیٰ علیہ السلام پر تفصیلی خطاب کیا اور قادیانیوں کی پھیلائی گئی افواہوں اور غلط فہمیوں کا رد کیا۔ ۲۵ نومبر کو پسرور میں ختم نبوت کانفرنس جامع مسجد صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نزد ریلوے اسٹیشن میں ہوئی جس کی صدارت پیر شبیر احمد گیلانی امیر مجلس سیالکوٹ نے کی۔ کانفرنس میں مولانا اللہ وسایا' مولانا فقیر اللہ اختر کے علاوہ مولانا مصدق قاسمی' قاری محمد اسحاق' مولانا غلام فرید' مولانا بشیر احمد قاسمی' مولانا نواز الحسن انور اور مولانا عاشق علی نے خطاب کیا۔ انہوں نے علاقہ کے لوگوں کو مرزائیوں سے ہوشیار رہنے کی تلقین کرتے ہوئے کہا کہ مرزائی پاکستان اور مسلمانوں کے صریح دشمن اور استعمار کے خود کاشتہ ہیں۔

پنو عاقل میں احتجاجی جلوس

رپورٹ (حافظ رفیق احمد سومرو) پنو عاقل مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پنو عاقل کی جانب سے سندھ کابینہ میں قادیانی وزیر کنور ادریس کی شمولیت کے خلاف پنو عاقل میں ایک احتجاجی جلوس نکالا گیا جس میں سینکڑوں مسلمانوں نے شرکت کی۔ جلوس نور مسجد پنو عاقل سے شروع ہوا اور شہر کی مختلف شاہراہوں سے گزرتا ہوا جامع مسجد پنو عاقل میں اختتام پذیر ہوا۔ جلوس میں مظاہرین نے اپنے ہاتھوں میں بینرز اور کتبے اٹھا رکھے تھے جن میں "قادیانی وزیر کنور ادریس کو برطرف کرو" جو قادیانیوں کا یار ہے۔ غدار ہے' غدار ہے۔ "ممتاز بھٹو خدا کا خوف کر' قادیانی وزیر کو برطرف کر" کے نعرے درج تھے۔ جلوس کی قیادت مجلس عمل کے رہنما مولانا جمال اللہ الحسینی' حافظ رفیق احمد سومرو ایڈووکیٹ مولانا عبداللہ چاچڑ' مولانا محمد اسماعیل انڈھڑ' سید الطاف حسین شاہ کر رہے تھے۔ شہر کے مین چوک پر جلوس کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کہا کہ نگراں حکومت نے قادیانی وزیر کو مقرر کرکے مسلمانوں کی غیرت ایمانی کو چیلنج کیا ہے اور اپنی لادینی ذہنیت کا ثبوت دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ذوالفقار علی بھٹو نے قادیانیوں کو کافر قرار دیا

اور اس کے کزن ممتاز بھٹو قادیانی کو مسلمانوں پر وزیر مسلط کررہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر نگران حکومت قادیانی وزیر کو برطرف نہ کیا تو یہ اس کی تباہی کی نشانی ہوگی' آخر میں ایک متفقہ قرارداد کے ذریعے نگران حکومت کو متنبہ کیا کہ قادیانی وزیر کو فوری طور پر برطرف کیا جائے بصورت دیگر نتائج بہت خراب ہوسکتے ہیں۔

کنور ادریس کو وزارت سے برطرف کیا جائے

ختم نبوت ایکشن کمیٹی کوٹری سائٹ ایریا کا ایک اجلاس خان محمد زمان خان کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں ایکشن کمیٹی کے عہدیداران شاہ محمد رفیع الدین' جناب غلام محمد بھٹہ' قاری الٰہی بخش' میجر رشید احمد' محمد ناصر' قاری محمد ہاشم' حافظ امام الدین' حافظ رحیم بخش' مولانا محمود' مولانا بشیر احمد تونسوی' قاری احمد نواز تونسوی کے علاوہ کثیر تعداد میں کارکنان نے شرکت کی اجلاس میں جماعتی کارکردگی کا جائزہ لیا گیا اور قادیانیوں سے متعلق مقدمہ کے بارے میں بھی غوروخوض کیا گیا اجلاس میں ایک متفقہ قرارداد منظور کی گئی جس میں صدر پاکستان' نگران وزیر اعظم' گورنر اور نگران وزیر اعلی سے مطالبہ کیا گیا کہ تمام مسلمانوں کے متفقہ مطالبہ پر کنور ادریس کو وزارت سے برطرف کیا جائے خان محمد زمان نے کہا کہ مسلمان سب کچھ برداشت کرسکتا ہے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن کو ایک مسلمان ملک میں وزیر برداشت نہیں کرسکتا قاری الٰہی بخش و غلام محمد بھٹہ نے کہا کہ نگران حکومت کے اس اقدام کی ہم بھرپور مذمت کرتے ہیں اگر پاکستان کے عوام غیر شرعی حکومت کو ہٹاسکتے ہیں تو نگرانوں کو ان کے گھر بھیجنا کوئی مشکل کام نہیں مولانا بشیر احمد تونسوی نے کہا مسلمانان پاکستان کی ہمیشہ روایات رہا ہیں کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے منکر کو کبھی برداشت نہیں کیا چاہے وہ ظفر اللہ چوہدری کی صورت میں ہو یا کنور ادریس کی صورت میں' انہوں نے مزید کہا کہ مجلس عمل کے مطالبے پر حکومت کنور ادریس کو وزارت سے برطرف کردے وگرنہ تمام تر حالات کی ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔

سفائر طرز کے خطیب مولانا محمود و حافظ امام الدین نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے باغی کو کسی عہدے پر مقرر نہ کیا جائے' انہوں نے کہا کہ کنور ادریس نے وزارت کا حلف اٹھاتے وقت اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کیا جس کی آئین پاکستان میں ۳ سال قید مقرر کی گئی ہے انہوں نے صدر لغاری سے مطالبہ کیا کہ کنور ادریس کو وزیر مقرر کرنے والے گورنر اور وزیر اعلی کو بھی ان کے عہدوں سے برطرف کیا جائے۔

بیسویں صدی کے اختتام تک قادیانیت کا شیرازہ بکھر جائے گا

مولانا عبدالعزیز لاشاری

کوئٹہ (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور مدرسہ عطاء العلوم احمد پور ڈیرہ غازی خان کے مہتمم مولانا عبدالعزیز لاشاری نے کہا کہ بیسویں صدی کے اختتام تک قادیانیت کا شیرازہ بکھر جائے گا اور قادیانیت کے دجل و فریب کا پردہ دنیا میں چاک ہوچکا ہے امریکہ' برطانیہ اور دوسرے یورپی ممالک کے علاوہ اسرائیل اور بھارت کی مدد کے باوجود قادیانی ذلیل' خوار ہیں قادیانی کئی دھڑوں میں تقسیم ہوچکے ہیں' انہوں نے کہا کہ قادیانی ہر موقع پر اپنی پبلسٹی کی تاک میں رہتے ہیں ظفر اللہ قادیانی کی لاش ایک ہفتہ تک سڑتی رہی لیکن قادیانی سارے ملک کے قادیانیوں کو جمع کرتے رہے تاکہ غیر ملکی ذرائع ابلاغ کو یہ باور کرایا جاسکے کہ ہماری بہت اکثریت ہے۔ مولانا لاشاری نے دعوی کیا کہ ڈاکٹر سلام جب بھی زیادہ بیمار ہوتے تو ربوہ والے ملک کے تمام قادیانیوں کو ربوہ کے لئے تیار رہنے کا حکم دیتے اور اب بھی ڈاکٹر سلام کی آخری رسومات کے لئے یہی طریقہ استعمال کیا گیا۔ مولانا لاشاری نے کہا کہ ڈاکٹر سلام نے اسلام اور پاکستان کے لئے کوئی کام نہیں کیا' مولانا لاشاری نے سندھ میں قادیانی وزیر کنور ادریس کی کابینہ میں نامزدگی پر سخت احتجاج کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا کہ اس کو فوری طور پر برطرف کیا جائے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکن کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت توکوٹ کے سرگرم کارکن جان محمد جکھانی کے چچا اور مولا بخش جکھانی کے والد جمال جکھانی انتقال کرگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ دعا ہے کہ اللہ تعالی مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین (ادارہ)

دعائے مغفرت

ہمارے والد مرحوم حاجی محمد الیاس جو کہ تبلیغی جماعت میں بنگلہ دیش گئے ہوئے تھے انتقال فرما گئے ہیں۔ تمام احباب سے مرحوم کے لئے ایصال ثواب اور دعائے مغفرت کی درخواست ہے

سوگواران : بدر عالم خورشید عالم محمد فرقان

ترجمہ" : جو لوگ انکار کرتے ہیں اور خدا کے راستے سے دور اس مسجد حرام سے لوگوں کو روکتے ہیں جسے ہم نے لوگوں کے لئے یکساں (عبادت کا مقام) ٹھہرایا ہے وہاں کا رہنے والا اور باہر سے آنے والا دونوں برابر ہیں اور جو کوئی اس میں شرارت سے ٹیڑھی راہ چلنا چاہے اسے ہم تکلیف کا عذاب چکھائیں گے۔"

تبصرہ کتب

تاریخی دستاویز ۱۹۷۴ء

ترتیب : شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا

قیمت : ۱۰۰ روپے

ناشر : عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ ملتان

مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

۷ ستمبر وہ تاریخی دن ہے جس دن عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کامیابی سے ہمکنار ہوئی جو گزشتہ نوے سال سے چل رہی تھی اور جس کا آغاز محدث العصر حضرت العلامہ مولانا انور شاہ کشمیریؒ نے ۱۹۳۰ء میں فرمایا تھا اور جو تحریک ۱۸۸۹ء میں لدھیانہ میں اس وقت شروع کی گئی جب مرزا غلام احمد قادیانی نے مسیح موعود کا دعویٰ کیا تھا۔ تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کیا کیا مراحل طے کئے اور قومی اسمبلی میں بل پیش ہونے سے لے کر فیصلہ ہونے تک کیا کیا کارروائی ہوئی یہ قومی اسمبلی کے سیکریٹریٹ میں محفوظ ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے بارہا مطالبہ کیا کہ اس کارروائی کو شائع کیا جائے لیکن یہ خفیہ کارروائی ابھی تک منصۂ شہود پر نہ آسکی خدا بھلا کرے مولانا اللہ وسایا صاحب کا انہوں نے مختلف اراکین اسمبلی کی کارروائی کے اس اہم ریکارڈ کو محفوظ کردیا۔ چنانچہ مولانا اللہ وسایا نے مقدمہ بھی تحریر فرمایا۔

تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کی دوسری جلد پیش خدمت ہے۔ ۲۹ مئی ۱۹۷۴ء کو ربوہ کا سانحہ پیش آیا۔ قادیانی جماعت نے اپنے موجودہ گرو مرزا طاہر کی قیادت میں نشتر میڈیکل کالج ملتان کے مسلمان طلباء پر ظلم وستم کے پہاڑ ڈھائے۔ اس پر پورا ملک سراپا احتجاج بن گیا۔ قائد اہل سنت مولانا شاہ احمد نورانی نے پرائیویٹ بل قومی اسمبلی میں پیش کیا، جس پر ۲۸ قومی اسمبلی کے معزز اراکین کے دستخط تھے۔ یہ بل حزب اختلاف کی طرف سے تھا اور حزب اختلاف کے قائد، مفکر اسلام مولانا مفتی محمود تھے۔ ان دنوں قائد ایوان جناب ذوالفقار علی بھٹو تھے۔ انہوں نے سانحہ ربوہ پر غور اور قادیانی مسئلہ پر سفارشات مرتب کرنے کے لئے پوری قومی اسمبلی کو خصوصی کمیٹی قرار دیا اور سرکاری طور پر بل وزیر قانون جناب عبدالحفیظ پیرزادہ نے پیش کیا۔ جناب اسپیکر قومی اسمبلی صاحبزادہ فاروق علی خان کی صدارت میں معزز ایوان اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث شروع ہوگئی۔ قادیانی اور لاہوری گروپ نے اپنے اپنے محضرنامے پیش کئے۔ قادیانی گروپ کے محضرنامے کے جواب میں "ملت اسلامیہ کا موقف" نامی محضرنامہ تیار کیا گیا۔ حضرت شیخ الاسلام مولانا محمد یوسف بنوریؒ کی قیادت میں مولانا محمد شریف جالندھریؒ، مولانا محمد حیاتؒ، مولانا تاج محمودؒ اور مولانا عبدالرحیم اشعر نے حوالہ جات کی تدوین کا کام کیا۔ مولانا محمد تقی عثمانی صاحب اور مولانا سمیع الحق صاحب نے ان حوالہ جات کو ترتیب دے کر ایک خوبصورت کتاب مرتب کردی۔ سیدی حضرت قبلہ سید انور حسین نفیس رقم دامت برکاتہم کی قیادت میں کاتب حضرات نے شب و روز اسے لکھنا شروع کیا۔ جتنا حصہ لکھ لیا جاتا اسے حضرت مولانا مفتی محمود صاحب، چوہدری ظہور الٰہیؒ اور مولانا شاہ احمد نورانی سن لیتے۔ بعدازاں مناسب ترمیم و اضافہ کے بعد اسے پریس بھیج دیا جاتا۔ چند دنوں میں یہ محضرنامہ تیار ہوگیا، جسے مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمودؒ صاحب نے قومی اسمبلی میں پڑھا۔ لاہوری گروپ کے محضرنامہ کے جوابات بھی اجمالی طور پر اس میں آگئے تھے۔ تاہم اسے محضرنامہ میں اہمیت نہیں دی گئی تھی۔ قدرت نے یہ کام حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی مرحوم کے حصہ میں لکھا تھا۔ آپ نے لاہوری گروپ کے محضرنامہ کا مستقل جواب لکھا اور اپنی طرف سے محضرنامہ پیش فرمایا قادیانی گروپ کے سربراہ مرزا ناصر کو قومی اسمبلی میں زبانی طور پر بھی کمیٹی کے سامنے اپنا موقف پیش کرنے یا سوالات کے جوابات و جرح کے لئے بلایا گیا تھا۔ ۵ سے ۱۰ اور ۲۰ سے ۲۴ اگست ۱۹۷۴ء تک کل گیارہ روز مرزا ناصر احمد قادیانی پر جرح ہوئی۔

۲۷۔۲۸ اگست کو لاہوری گروپ کے صدر الدین، عبدالمنان عمر اور مسعود بیگ پر دو روز جرح ہوئی۔ ۵۔۶ ستمبر ۱۹۷۴ء کو اٹارنی جنرل آف پاکستان جناب یحییٰ بختیار نے بحث کو سمیٹا۔ ان کا اسمبلی کے اراکین کے سامنے دو روز مفصل بیان ہوا۔

لاہوری و قادیانی گروپ پر کیا جرح ہوئی؟ ان کی کیا درگت بنی؟ ان سوالات کا جواب یہ کتاب ہے جو اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

جاں نثارِ نبی ﷺ

عبدالقیوم شہیدؒ

نثار احمد خان فتحی

رہ گئے پیچھے وہ سب صاحب اسرار و علوم
غیرت عشق نبی کا ہے یہ قصہ مشہور
مدتوں اس کا زمانے میں رہا تھا چرچا
واقعہ یہ تھا اک دشمن دیں نے ضد سے
اس کی تحریر تھی سب ذات مقدس کے خلاف
کردیا اہل کراچی نے مقدمہ دائر
اک جواں بگھی چلاتے ہوئے گزرا اک دن
واقعہ لوگوں سے سب سن کر کے وہ آیا گھر پہ
آتش غیظ سے جلنے لگا سب اس کا وجود
غیرت عشق نے اک مار کے کوڑا یہ کہا
صبح ہوتے ہی عدالت میں چھرا لے کے گیا
دیکھا دشمن کو اک جست لگائی اس نے
ایک ہی وار میں اس شیر نبیؐ نے اپنے
آیا ہنستا ہوا پھر خود بھی سردار و رسن
آسماں اس کی شہادت پہ بھی رویا تھا بہت
سرخرو ہوکے گیا راہ وفا سے عالی
میوہ شاہ میں اسے دفنا یا بصد آہ و فغاں
جو ہوا اس طرح ناموس رسالت پہ شہید
قرب حق ہوگیا اک جست میں عبدالقیوم
آج کی نسل کو شاید یہ نہیں معلوم
سارے اطراف میں عالم کے مچی تھی اک دھوم
ایک لکھی تھی کتاب' حق نے جو کردی معدوم
جملے گستاخ تھے درشان نبیؐ معصوم
تاکہ ہوجائے عدالت کو حقیقت معلوم
روک کر بگھی کو پوچھا کہ یہ کیسا ہے ہجوم
کرکے حاصل پڑھی خود بھی وہ کتاب مذموم
جاگ اٹھی غیرت دیں ہوگئی غفلت معدوم
جاکے دنیا کو بتا عشق نبیؐ کا مفہوم
پوچھا لوگوں سے کدھر ہے وہ وجود مذموم
دیکھتا رہ گیا سب اسکو عدالت کا ہجوم
کاٹ کے رکھ دیا گستاخ نبی کا حلقوم
مرکے سمجھا گیا سب عشق نبیؐ کا مفہوم
یاد کرتے ہیں اس آج بھی سب ماہ و نجوم
رہ گئے صاحب دستار و قبا سب محروم
تھا جنازے میں بھی روتا ہوا لاکھوں کا ہجوم
نام اس عاشق صادق کا تھا عبدالقیوم

تحفہ قادیانیت جلد (دوم) شائع ہوگئی

از : حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

❑ الحمدللہ تحفہ قادیانیت کی جلد دوم شائع ہوگئی ہے۔ ❑ چار سو صفحات۔ ❑ رنگین ٹائٹل۔

❑ خوبصورت اور مضبوط جلد۔ ❑ عمدہ طباعت۔ ❑ کمپیوٹرائزڈ کتابت۔ ❑ کاغذ اعلیٰ۔

●

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ہر مقامی دفتر سے دستیاب ہے۔ وی۔ پی ہر گز نہ بھیجی جائے گی منی آرڈر آنے پر کتاب بذریعہ ڈاک ارسال ہوگی۔ جماعتی رفقاء کے لئے رعایتی قیمت صرف ۱۰۰ روپے

●

ملنے کا پتہ : مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' حضوری باغ روڈ ملتان۔ فون نمبر ۵۱۴۱۲۲

REGD. NO. SS. 160

عقیدہ ختم نبوت کی سربلندی، تحفظ ناموس رسالت اور فتنہ قادیانیت کے استیصال کے لئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ تعاون کی

اپیل

الحمدللہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اپنے یوم تاسیس سے اب تک اپنے تبلیغی مقاصد کے لئے سرگرم عمل ہے

- اندرون و بیرون ملک عالمی مجلس کے رہنماؤں و مبلغین کی تبلیغی کاوشوں سے بے شمار قادیانی افراد مشرف باسلام ہوئے ہیں۔
- عالمی مجلس ہر سال پوری دنیا میں لاکھوں روپے کے مصارف سے مختلف زبانوں میں لٹریچر مفت تقسیم کررہی ہے۔
- اس وقت تحفظ ناموس رسالت اور تحفظ ختم نبوت کے کئی مقدمات عدالتوں میں زیر سماعت ہیں جن کی عالمی مجلس پیروی کررہی ہے۔
- عالمی مجلس کے زیر اہتمام اندرون ملک درجن سے زائد تحفیظ القرآن کے مدارس قائم ہیں، جن میں ہزاروں کے قریب مقامی و مسافر طلباء تعلیم حاصل کررہے ہیں۔
- عالمی مجلس کے زیر اہتمام مساجد، مدارس اور دفاتر کا ایک مربوط نظام چل رہا ہے۔
- عالمی مجلس کے تبلیغی مقاصد کے لئے ایک ہفتہ وار رسالہ "ختم نبوت" چل رہا ہے ماہنامہ کے لئے کاوش جاری ہے۔
- عالمی مجلس کے پچاس سے زائد مبلغین حضرات شب و روز اندرون و بیرون ملک تبلیغ اسلام اور تحفظ ختم نبوت کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔
- عالمی مجلس کے زیر اہتمام مرکزی دارالمبلغین سے ہر سال سینکڑوں علماء و جدید تعلیم یافتہ حضرات فیض یاب ہوتے ہیں۔
- عالمی مجلس کے مرکزی دفتر میں عظیم الشان جامع مسجد، فقید المثال لائبریری، مدرسہ اور دارالتصنیف مصروف عمل ہیں۔
- عالمی مجلس کو الحمدللہ اندرون و بیرون ملک ہر محاذ پر کامیابی و کامرانی نصیب ہوئی اور دشمن پسپا ہوا۔
- عالمی مجلس اپنے بزرگوں کی روایات کے مطابق ہر قسم کے سیاسی مناقشات سے الگ رہ کر صرف تبلیغ و اقامت دین کے لئے سرگرم عمل ہے۔

- عالمی مجلس کو اپنے ان اہداف و مقاصد میں کامیابی کے لئے آپ کے تعاون کی اشد ضرورت ہے
- ہم شمع ختم نبوت کے پروانوں سے اپیل کرتے ہیں کہ زکوۃ، صدقات، فطرہ اور عطیات سے دل کھول کر عالمی مجلس کی امداد فرمائیں۔

نوٹ : رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تاکہ اسے شرعی طریقہ پر مصرف میں لایا جاسکے۔

(حضرت مولانا) خواجہ خان محمد	(حضرت مولانا) محمد یوسف لدھیانوی	(حضرت مولانا) عزیز الرحمان جالندھری
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت	مرکزی نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت	مرکزی ناظم اعلی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

ترسیل زر کا پتہ : دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان، فون : ۵۱۴۱۲۲

(نوٹ) مجلس کے مقامی دفاتر میں رقوم جمع کراکر مرکزی رسید حاصل کرسکتے ہیں، کراچی کے احباب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر "مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی" میں رقوم جمع کراسکتے ہیں